﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد14

جمعۃ المبارک 08/جون2007ء

22/جمادی الاوّل 1428ہجری قمری ❁ 08/احسان 1386 ہجری شمسی

شمارہ23

ظاہر و باطن کے لئے دعا

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی۔

اے اللہ میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کردے اور میرا ظاہر نیک بنا دے۔ اے اللہ مَیں تجھ سے دنیا میں تیری عطاؤں میں سے ایسے نیک اہل وعیال اور پاک مال مانگتا ہوں جو نہ خود گمراہ ہوں اور نہ دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہوں۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب دعا یوم عرفة حدیث نمبر 3510)

﴿ارشادات عالیه سیدنا حضرت مسیح موعود علیه الصلوة والسلام﴾

ہمارے نبی ﷺ اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کی تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہوگئے۔ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ یہ تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا۔ یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدّد صدی بھی ہے اور مجدّد الف آخر بھی۔

’’غرض یہ تمام بگاڑ کہ ان مذاہب میں پیدا ہو گئے جن میں سے بعض ذکر کے بھی قابل نہیں اور جو وہ انسانی پاکیزگی کے بھی مخالف ہیں یہ تمام علامتیں ضرورتِ اسلام کے لئے تھیں۔ ایک عقلمند کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اسلام سے کچھ دن پہلے تمام مذاہب بگڑ چکے تھے اور روحانیت کھو چکے تھے۔ پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اُتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے اُن سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت ﷺ کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ہے کہ آپ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا۔ اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے۔ اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا۔ اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت اُن میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ اُن کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا۔ بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے۔ بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی۔ اور ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کی تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے۔ اور چونکہ آپؐ صفات الٰہیہ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپ کی شریعت صفات جلالیہ و جمالیہ دونوں کی حامل تھی۔ اور آپ کے دو نام محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی غرض سے ہیں۔ اور آپ کی نبوت عامہ میں کوئی حصہ بخل کا نہیں بلکہ وہ ابتدا سے تمام دنیا کیلئے ہے۔

اور ایک اور دلیل آپ کے ثبوت نبوت پر یہ ہے کہ تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال کے دور مقرر کئے ہیں۔ یعنی ایک وہ دور ہے جس میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے اور دوسرا وہ دور ہے جس میں ضلالت اور گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں یہ دونوں دور ہزار ہزار برس پر تقسیم کئے گئے ہیں۔ اول دور ہدایت کے غلبہ کا تھا۔ اس میں بت پرستی کا نام و نشان نہ تھا۔ جب یہ ہزار سال ختم ہوا تب دوسرے دور میں جو ہزار سال کا تھا طرح طرح کی بت پرستیاں دنیا میں شروع ہو گئیں اور شرک کا بازار گرم ہو گیا اور ہر ایک ملک میں بت پرستی نے جگہ لے لی۔ پھر تیسرا دور جو ہزار سال کا تھا اُس میں توحید کی بنیاد ڈالی گئی اور جس قدر خدا نے چاہا دنیا میں توحید پھیل گئی۔ پھر ہزار چہارم کے دور میں ضلالت نمودار ہوئی۔ اور اسی ہزار چہارم میں سخت درجہ پر بنی اسرائیل بگڑ گئے۔ اور عیسائی مذہب تخم ریزی کے ساتھ ہی خشک ہو گیا اور اُس کا پیدا ہونا اور مرنا گویا ایک ہی وقت میں ہوا۔ پھر ہزار پنجم کا دور آیا جو ہدایت کا دور تھا۔ یہ وہ ہزار ہے جس میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر توحید کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا۔ پس آپؐ کے منجانب اللہ ہونے پر یہی ایک نہایت زبردست دلیل ہے کہ آپ کا ظہور اس ہزار کے اندر ہوا جو روز ازل سے ہدایت کے لئے مقرر تھا۔ اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں سے یہی نکلتا ہے اور اسی دلیل سے میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا بھی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس تقسیم کی رو سے ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں صدی کے سر تک ختم ہوتا ہے۔ اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لئے ضرور تھا کہ امام آخر الزماں اس کے سر پر پیدا ہو۔ اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظل کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔ اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدّد صدی بھی ہے اور مجدّد الف آخر بھی۔ اس بات میں نصاریٰ اور یہود کو بھی اختلاف نہیں کہ آدم سے یہ زمانہ ساتواں ہزار ہے۔ اور خدا نے جو سورۂ والعصر کے اعداد سے تاریخ آدم میرے پر ظاہر کی اُس سے بھی یہ زمانہ جس میں ہم ہیں ساتواں ہزار ہی ثابت ہوتا ہے۔ اور نبیوں کا اس پر اتفاق تھا کہ مسیح موعود ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا اور چھٹے ہزار کے اخیر میں پیدا ہوگا کیونکہ وہ سب سے آخر ہے جیسا کہ آدم سب کے اوّل تھا۔ اور آدم چھٹے دن جمعہ کی اخیر ساعت میں پیدا ہوا اور چونکہ خدا کا ایک دن دنیا کے ہزار سال کے برابر ہے اس مشابہت سے خدا نے مسیح موعود کو ششم ہزار کے اخیر میں پیدا کیا۔ گویا وہ بھی دن کی آخری گھڑی ہے۔ اور چونکہ اوّل اور آخر میں ایک نسبت ہوتی ہے اس لئے مسیح موعود کو خدا نے آدم کے رنگ پر پیدا کیا۔ آدم جوڑا پیدا ہوا تھا اور بروز جمعہ پیدا ہوا تھا۔ اسی طرح یہ عاجز بھی جو مسیح موعود ہے جوڑا پیدا ہوا اور بروز جمعہ پیدا ہوا۔ اور اس طرح پیدائش تھی کہ پہلے ایک لڑکی پیدا ہوئی پھر اس کے عقب میں یہ عاجز پیدا ہوا۔ اس طرح کی پیدائش ختم ولایت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ غرض یہ تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا۔ اسی وجہ سے گزشتہ سالوں میں عیسائی صاحبوں میں بہت شور اٹھا تھا اور امریکہ میں اس مضمون پر کئی رسالے شائع ہوئے تھے کہ مسیح موعود نے اسی زمانہ میں ظاہر ہونا تھا کیا وجہ کہ وہ ظاہر نہ ہوا۔ بعض نے ماتمی رنگ میں یہ جواب دیا تھا کہ اب وقت گزر گیا۔ کلیسیا کو ہی اس کے قائم مقام سمجھ لو۔ القصہ میری سچائی پر یہ ایک دلیل ہے کہ میں نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظاہر ہوا ہوں۔ اور اگر اور کوئی بھی دلیل نہ ہوتی تو یہی ایک دلیل روشن تھی جو طالب حق کے لئے کافی تھی کیونکہ اگر اس کو رد کر دیا جائے تو خدا تعالیٰ کی تمام کتابیں باطل ہوتی ہیں۔ جن کو الٰہی کتابوں کا علم ہے اور جو ان میں غور کرتے ہیں اُن کے لئے یہ ایک ایسی دلیل ہے جیسا کہ ایک روز روشن‘‘۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 206 تا 209)

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات پر

قراردادہائے تعزیت

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی رحلت پر ہمیں صدر انجمن احمدیہ پاکستان، تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان، لجنہ اماء اللہ بھارت، جماعت احمدیہ کینیڈا، جماعت احمدیہ یوکے اور دیگر کئی جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کی طرف سے قراردادہائے تعزیت موصول ہوئی ہیں۔ ان سب میں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی خوبیوں اور خدمات دین کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کا ذکر خیر کیا گیا ہے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے پسماندگان اور اہل وعیال سے تعزیت کے جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ذیل میں ہم بعض قراردادوں کے منتخب اقتباسات ہدیۂ قارئین کرتے ہیں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کے درجات بلند فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کی خوبیوں کو اپنانے کی توفیق بخشے۔ (مدیر)

❁...... صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے اپنی قرارداد میں لکھا:

''حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ و بیگم سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ ابوبکر صاحب جو جماعت میں عرب صاحب کے نام سے جانے جاتے ہیں کے بطن سے 1927ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل کیا۔ 1947ء میں ہجرت کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو قادیان میں ہی رہنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ آپ کی سعادت اور خوش بختی تھی کہ انتہائی چھوٹی عمر میں آپ نے اپنے سارے خاندان سے الگ قادیان کی مقدس بستی کو مستقل طور پر اپنایا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَر کی زندہ مثال قائم کی اور تادم مرگ اس عہد کو نبھایا۔ برصغیر ہند کی تقسیم کے انتہائی پُر آشوب دور میں آپ درویشان قادیان کے لئے انتہائی ڈھارس کا موجب تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو ناظر دعوت وتبلیغ مقرر فرمایا اور آپ ساتھ ساتھ اپنی دینی تعلیم کی تکمیل بھی کرتے رہے۔

اس دور میں حکومت کے چیدہ افراد سے ملاقات میں آپ ہمیشہ ان وفود کے ممبر ہوتے تھے جو حکومت کو درویشان کی مشکلات سے آگاہ رکھتا تھا۔

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کی وفات کے بعد آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی کے اہم عہدوں پر فائز فرمایا۔ اور حضرت میاں صاحب نے اپنی وفات تک ان ذمہ داریوں کو خوب نبھایا۔

آپ جماعتوں میں اکثر دورے فرماتے تھے اور بھارت کی احمدی جماعتوں میں شاذ ہی کوئی احمدی خاندان ہوگا جس کے تفصیلی حالات سے حضرت میاں صاحب واقف نہ ہوں اور جن کے ساتھ حضرت میاں صاحب کا ذاتی تعلق نہ ہو۔

آپ بھارت میں دار المسیح کے علاوہ خلافت احمدیہ کے بھی امین تھے۔ چنانچہ خلافت ثالثہ، خلافت رابعہ اور خلافت خامسہ کے انتخاب میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت میں اتحاد اور یکجہتی کو قائم رکھنے میں آپ نے بے مثال خدمات سرانجام دیں۔

آپ جملہ افراد جماعت بھارت کے لئے خاندان مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں مرجع خاص وعام تھے۔ آپ کا وجود ایک نافع الناس وجود تھا۔ بھارت کے اکثر احمدی احباب بلکہ بعض غیر مسلم بھی آپ سے ذاتی اور خاندانی امور میں مشورہ لیتے تھے اور آپ کے مشورہ اور دعا سے ان کو سکینت اور راہنمائی ملتی تھی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر عطا فرمائے اور ان کا خود حامی وناصر ہو اور درویشان قادیان، احباب جماعت قادیان اور بھارت کی جماعتوں کے جملہ احباب کو صبر جمیل سے نوازے اور ان کو اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین!''

❁...... تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان نے اپنی قرارداد میں لکھا:

''محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ انتظامی صلاحیت کا بھی عظیم ملکہ عطا کیا تھا اور اس کے ساتھ ہمت وحوصلہ اور وسیع القلبی بھی آپ کی صفات حسنہ میں شامل تھی۔ آپ واقف زندگی تھے اور ہمہ وقت سلسلہ کی خدمات میں مصروف رہتے تھے۔ آپ بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ناظر دعوت وتبلیغ، ناظر تعلیم، صدر صدر انجمن احمدیہ، ناظر اعلیٰ اور امیر جماعت احمدیہ قادیان اور ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن وطاہر فاؤنڈیشن بھارت جیسے متعدد جلیل القدر عہدوں پر فائز رہے اور قابل قدر خدمات کی توفیق پائی۔ نیز وقف جدید کے قیام پر آپ بھارت میں اس کے پہلے انچارج بھی مقرر ہوئے۔

آپ حلیم الطبع، ملنسار، غریبوں اور کمزوروں کے ہمدرد اور نہایت شفیق انسان تھے۔ آپ میں مہمان نوازی کا وصف بہت نمایاں تھا۔ آپ نے درویشان قادیان کی تعلیم وتربیت اور فلاح وبہبود کے بہت سے کام سرانجام دئے۔ نیز آپ کی شخصیت کو قادیان اور بیرون قادیان غیروں کی طرف سے بے انتہا عزت اور احترام حاصل تھا اور وہ آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے''۔

❁...... لجنہ اماء اللہ بھارت نے اپنی قرارداد تعزیت میں لکھا:

''محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعودؓ کے فرزند اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ حضرت سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ کے بطن سے یکم اگست 1927ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ تقسیم ملک کے بعد 5 مارچ 1948ء میں قادیان میں بطور درویش اور نمائندہ خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مقیم ہوگئے اور تادم آخر اس فرض کو نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔

آپ کی شادی مورخہ 16/اکتوبر 1952ء کو محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بنت محترم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیلؓ صاحب سے ہوئی جن کے بطن سے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا پیدا ہوئے۔ آپ کی بیگم صاحبہ آپ کے ساتھ دین کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ آپ کی بڑی صاحبزادی محترمہ امۃ العلیم عصمت صاحبہ اہلیہ محترم نواب منصور احمد خان صاحب صدر لجنہ پاکستان کے عہدے پر فائز ہیں۔ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ اہلیہ محترم ماجد احمد صاحب اور صاحبزادی محترمہ امۃ الرؤوف صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ابراہیم منیب احمد صاحب بھی لجنہ کے مختلف عہدوں پر خدمات بجالا رہی ہیں۔ آپ کے صاحبزادے مرزا کلیم احمد صاحب حال مقیم امریکہ تقریباً 5 سال نیشنل سیکریٹری وصایا کے عہدے پر فائز رہے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی فرحانہ فوزیہ صاحبہ بھی لجنہ کے مختلف عہدوں پر خدمات بجالا رہی ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب واقف زندگی تھے۔ ہمہ وقت سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ صدر انجمن احمدیہ میں ناظر دعوت وتبلیغ، ناظر تعلیم وتربیت، صدر مجلس خدام الاحمدیہ، صدر و ناظم انجمن وقف جدید، صدر انجمن تحریک جدید، صدر قضاء بورڈ، صدر مجلس کار پرداز، صدر اصلاحی کمیٹی نیز صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ وامیر مقامی جماعت احمدیہ قادیان اور ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن وطاہر فاؤنڈیشن بھارت جیسے متعدد جلیل القدر عہدوں پر فائز رہ کر خدمات دینیہ بجالاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو اوصاف عطا فرمائے وہ روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ آپکو خلافت سے نہایت عقیدت ومحبت تھی۔ آپ نہایت ذہین، باہمت، بلند اخلاق کے مالک تھے۔ خوش مزاجی، زندہ دلی اور مزاح آپ کی سیرت کے نمایاں پہلو تھے۔ غریب پرور ہر ایک کی بات کو نہایت توجہ سے سننا ان سے ہمدردی اور غمخواری کرنا آپکا خاص شعار تھا۔ آپ سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ ہر ایک کی خوشی اور غمی میں برابر کے شریک ہوتے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے فرزندگان میں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو درویشی کا اعزاز عطا فرمایا۔ آپ ایک درویش میاں صاحب تھے۔

آپ کے اخلاق کا ایک خاص پہلو قادیان کے درویشوں ان کی بیویوں اور ان کی بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ قادیان کی بچیاں کس طرح کبھی آپ کو بھول سکتی ہیں۔ آج قادیان کی ہر بچی جو قادیان سے باہر ہے آپ کی جدائی کے غم میں غمگین ہے۔ کیونکہ قادیان کے درویشوں کی بیٹیوں سے آپ کا نہایت ہی مشفقانہ سلوک تھا۔ بچیوں کی شادیوں پر بنفس نفیس شرکت فرماتے۔ دعا کرواتے اور انہیں رخصت کرتے۔ قادیان سے رخصت ہو کر باہر جانے والی بچیاں جب کبھی قادیان آتیں تو اُن سے ایک باپ سے بھی بڑھ کر شفقت کے ساتھ ملتے۔ جب کبھی قادیان سے باہر تشریف لے جاتے تو وہاں جو قادیان کی بچیاں ہوتیں اکثر ان کے گھروں میں تشریف لے جا کر سُسرال میں بچیوں کی عزت بڑھانے کا باعث بنتے۔

لجنہ اماء اللہ کے ساتھ بھی آپ کا مشفقانہ تعلق تھا۔ آپ بطور ایک شفیق والد کے ہماری تربیت کے لئے تیار رہتے۔ اجتماعات کے موقعہ پر ہماری درخواست کو نہایت خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہوئے خطاب فرماتے۔ ہر موقعہ پر قیمتی ہدایات اور نصائح فرماتے۔ آپ کی ہدایات ونصائح ہمیشہ ہمارے لئے مشعل راہ رہیں گی۔

ہندوستان کی جماعت کے ہر فرد کے ساتھ آپ کو ذاتی انس تھا۔ ہندوستان کی جماعت کا ہر فرد آپکے ساتھ نہایت محبت اور عقیدت رکھتا ہے۔ آپ نے ہندوستان کی جماعتوں کو محنت اور لگن سے منظّم کیا۔ آپکی وفات سے ہر دل بے چین اور ہر آنکھ نم ہے۔ آپ کی وفات سے ہندوستان کی جماعت میں ایک خلاء پیدا ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہندوستان کی جماعت کو آئندہ بھی ایسی ہی قیادت نصیب کرے۔ آمین۔ آپکی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں احاطہ خاص میں حضرت اُمِ طاہرؓ کے پہلو میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور بے انتہا افضال سے نوازے۔ آمین''۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے وصال پر

باغِ احمد کا گل عِذار گیا — قوم کا ایک شہسوار گیا
بن گیا قادیان شہرِ ملال — شہر کا ایک شہر یار گیا
ہر خلیفہ کا دستِ راست رہا — اور خلافت پہ جان وار گیا
کر کے الــــــدّار کی نگہبانی — کامیاب ایک پہریدار گیا
قابلِ رشک اس کی درویشی — زندگی عجز سے گزار گیا
ہر کسی کو گلے لگاتا تھا — غم کے ماروں کا غمگسار گیا
جو بھی آیا مسیح کا مہماں — لطف سے اس کے زیر بار گیا
اس کی رحلت پہ ہر زباں پر تھا — کیسا خوش بخت جانثار گیا
بر زبانِ حضور ذکر اس کا — ہے گواہی کہ کامگار گیا

(عطاء المجیب راشد)

برطانیہ میں ''ثقفی مذہب'' کا خروج
اور اُس کا فلسفی ''پیامبر''

(دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت)

جماعت احمدیہ اپنے قیام کے ابتدا ہی سے جن شرمناک اور بے بنیاد مطبوعہ روایات کے خلاف جہاد کر رہی ہے ان میں شہ لولاک، سید الکائنات کی طرف منسوب حضرت زینبؓ سے متعلق وہ مفتریانہ روایات سرفہرست ہیں جو تفسیر بیضاوی (سورۃ الاحزاب) میں مدتوں سے چھپ رہی ہے اور دیوبندی بریلوی اور احراری مولوی اسے نصاب میں شامل کئے ہوئے ہیں اور اسے سینہ سے لگائے ہوئے ہیں اور اسی وجہ سے انہوں نے رشدی جیسا گستاخ رسول پیدا کیا۔ 1983ء میں فرعون وقت ضیاء نے اسی روایت پر مبنی انگریزی مقالہ پر مارٹن لنگز کو پانچ ہزار ڈالرز انعام دئے اور اس کی کتاب کو ''سیرت النبیؐ'' کے مقابلہ میں اوّل ہونے کا ''اعزاز'' بخشا تھا۔

اب حال ہی میں پاکستان کے بریلوی اور دیوبندی مُلّاؤں، پیروں اور سجادہ نشینوں کے فیض صحبت سے برطانیہ میں ایک نئے ''ثقفی مذہب'' کا خروج ہو چکا ہے جس نے رشدی اور اس کے ہم جنس ناول نگاروں کے سارے ریکارڈ مات کر دئے ہیں۔

اس مذہب کے بانی پاکستانی نژاد ایک صاحب ہیں جنہوں نے ''قاسم ثقفی'' کا قلمی نقاب اوڑھ رکھا ہے۔ اُن کا دعویٰ ہے کہ وہ اس نئے مذہب کے ایجاد سے قبل عرصہ دراز تک پاکستانی مُلّاؤں، سجادہ نشینوں اور پیروں فقیروں کے مرید رہے اور مدتوں تک چلّہ کشیاں کیں، مراقبے کئے اور تسخیر ہمزاد میں دیوانہ وار مگن رہے اور مفروضہ روحانی سلوک کی منازل طے کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا مگر بربادیٔ اوقات اور ضیاع عمر کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ یہ پوری تفصیل بانیٔ ثقفی مذہب نے اپنی تازہ کتاب ''سوچ کا سفر'' کے صفحہ 23 تا 25 میں خود لکھی ہے۔ یہ کتاب 2006ء میں پہلی بار رائٹرز ایسوسی ایشن لاہور نے شائع کی ہے اور ملٹی میڈیا افیئر ز (Multi Media Affairs) شام نگر چوبرجی لاہور میں فروخت ہو رہی ہے۔

''ثقفی مذہب'' کی روح علامہ ڈاکٹر سر اقبال کا یہ بیان ہے کہ مَیں خدا، اس کے وجود اور ایمان کے کلمات کو نہیں سمجھتا (سوچ کا سفر صفحہ 48) اس بنا پر بانی ثقفی مذہب نے زور شور سے یہ پراپیگنڈا کیا ہے کہ یہ کائنات کچھ متعین طبعی قوانین کے باعث رواں دواں ہے جو کسی ایک ماوراء طبیعات اور مافوق البشر ہستی نے ہرگز نہیں بنائے۔ (صفحہ 79)۔ بالفاظ دیگر یہ نظام عالم صرف متعین طبعی قوانین کا رہین منت ہے۔

جیسا کہ مؤلف کی کتاب سے صاف مترشح ہوتا ہے کہ یہ ماڈرن ثقفی مذہب دراصل پاک و ہند کے کئی نام نہاد علماء کے خلافِ اسلام و قرآن عقائد اور نظریات وافکار کا ردّعمل ہے جن میں سے چند یہ ہیں۔

1۔ مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب جن کا عقیدہ ہے کہ احیاء حق کے لئے سفید جھوٹ بولنا جائز ہے۔ اور بعض اوقات جھوٹ کا استعمال شرعاً واجب ہے اور مرتد واجب القتل ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ، ترجمان القرآن مئی 1958ء۔ بحوالہ سوچ کا سفر صفحہ 190)

2۔ ابوالکلام آزاد صاحب جنہوں نے بہائیت کی ترجمانی کرتے ہوئے مالک یوم الدین سے مراد کی تفسیر سے حیات آخرت کا عقیدہ خارج کر دیا ہے۔

(دیکھئے ''ترجمان القرآن ''تفسیر سورۃ فاتحہ)

3۔ ان حضرات کے علاوہ ثقفی صاحب کے ''داداجان''۔ جن کا نام لیتے ہوئے وہ شرما کر گول کر گئے ہیں:

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

''ثقفی مذہب'' کے اکابر اور مادی ''محکمہ وحی والہام کے سررشتہ دار''

کتاب کے مطابق ثقفی مذہب کے محبوب اکابر اور مادّی محکمہ وحی والہام کے سررشتہ داروں کے نام یہ ہیں۔ (خاکسار نے ان حضرات کو انہی القابات وخطابات سے موسوم کیا ہے جو صاحب کتاب کو محبوب ہیں اور جن کا استعمال انہوں نے طنزاً اپنی مخالف شخصیات کے لئے فرمایا ہے۔)

1۔ ''مجدد اعظم'' علامہ برٹرینڈ رسل (صاحب کتاب نے ان کو محسن اعظم قرار دیا ہے)۔

2۔ ''پاک بزرگ'' روحانی تجربات سے مشرف اور محکمہ وحی والہام کے سررشتہ دار ''امام الصوفیاء'' حضرت فرائڈ۔

3۔ ''فاضل اجل بے بدل'' بابائے تجربات نفس اور نظریۂ ارتقاء کے مسلّمہ امام عزت مآب ڈارون ''شریف''۔

4۔ ''قطب دوران'' اور ممتاز متکلم ثقفی مذہب سرجیمز فریزر۔

5۔ دیگر صاحب ''حقیقت''، ''طریقت'' وشریعت ثقفیہ جناب ژنگ۔ ''پیرومرشد'' سرآرتھر کیتھ ''مقدس بزرگ'' ''اعلحضرت لارڈ ریگلا۔

یاد رہے کہ بانیٔ ثقفی مذہب کو اپنے ان محبوب ائمہ برحق اور فرستادگان مادّیات کی تلاش میں 1962ء کے بعد انگلستان کے کتب خانوں اور لٹریچر کی بہت چھان بین کرنا پڑی۔ اس مقصد میں کامیابی سے اُن کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ کیونکہ خدا کی ہستی، ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور اسلامی شریعت کی تعلیمات سے انہیں چھٹکارا نصیب ہو گیا جس کا یوم نجات منانے کے لئے انہوں نے مذاہب عالم خصوصًا اسلام اور آنحضرت ﷺ اور ان کے عاشق صادق بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے خلاف پراپیگنڈا کے لئے اپنی پوری زندگی وقف کر دی ہے اور اپنی اس پرجوش مہم کا آغاز زیر نظر کتاب کی شکل میں پاکستان ہی سے کیا ہے کیونکہ یہی واحد ملک ہے جس نے حقیقی اسلام کے علمبرداروں کی زبانوں پر تالے لگا رکھے ہیں اور دشمنان اسلام کے پراپیگنڈا پر کوئی قدغن نہیں۔ مُلّا چونکہ بدترین دہریہ ہے اس لئے ثقفی مذہب کے بانی کو ان کے ترکش سے احمدیت پر تیر برسانے کا فن خوب آ چکا ہے جس کا مظاہرہ انہوں نے آنحضرت ﷺ پر شرمناک گستاخانہ حملوں کے ساتھ ساتھ آپ کے حقیقی عاشق حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سوقیانہ اعتراضات کی صورت میں نہایت بیباکی اور دیدہ دلیری سے کیا ہے۔

کچھ احوال ''ثقفی مذہب'' کے مغربی ''سجادہ نشینوں'' اور ''پیران طریقت'' کا

❁......برٹرینڈ رسل (Bertrand Russell):

ان صاحب نے اپنی خودنوشت سوانح کے دسویں باب کے آخر پر اقرار کیا ہے کہ 27 ستمبر 1919ء کو مَیں نے ڈورا ہی سے پہلی شادی کی اور مجھے چیرنگ کراس پلیٹ فارم پر خدائے ذوالجلال کی قسم کھا کر اعلان کرنا پڑا کہ یہ وہ عورت ہے جس کے ساتھ مَیں نے باضابطہ زنا کیا تھا۔

پھر لکھا ہے: پھر اس نے اپنے قیام امریکہ (1938-1944) کے دوران جو فحش لٹریچر شائع کیا اس پر اس کے خلاف مقدمہ چلا۔ استغاثہ کے وکیل نے میری کتابوں کو شہوت انگیز، ہولناک، ہیجان خیز، مریضانہ، بے تکی، بے جوڑ، تنگ نظر، جاہلانہ اور اخلاقی بنیاد سے محروم قرار دیا اور آئرش جج نے بھی جس کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا میرے خلاف فیصلہ دیا اور بہت سی دشنام طرازی بھی کی''۔

(تیرھواں باب)

❁......فرائیڈ (Freud Sigmund):

رسَل اور دوسرے بے شمار لوگ سائنس کی خوفناک ایجادوں کے باعث اس کے خلاف مجسم احتجاج بنے رہے ہیں کیونکہ اُن کے نزدیک کسی ''جنت ارضی'' کے قریب نہیں بلکہ بہت بڑی اور عالمگیر تباہی اور بربادی کے دہانے پر کھڑے ہو چکے ہیں۔ فرائیڈ نے اس قیامت کا حل یہ پیش کیا کہ ایک مرکزی قوت قائم کی جائے جو مفادات کے تصادم میں آخری فیصلہ دے سکے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ ضروری ہے کہ ایک اعلیٰ عدالت تشکیل ہو اور دوسرے یہ کہ اپنی بات منوانے کے لئے اس کے پاس خاصی قوت موجود ہو۔ اگر دوسری شق موجود نہ ہو تو پہلی بات بالکل بیکار ہو کر رہ جائے گی۔ فرائیڈ کے نزدیک اس مقصد کی حفاظت کے لئے تشدد ناگزیر ہے۔

(فرائیڈ کی نفسیات صفحہ 383-384۔ مؤلف شہزاد احمد ناشر سنگ میل پبلی کیشنز لاہور 1994ء)

❁......ڈارون (Charles Darwin):

قرآن مجید کی تھیوری کے مطابق انسان کا ارتقاء ضرور ہوا ہے مگر مادی طور پر نہیں، روحانی اور اخلاقی طور پر۔ پہلے وہ غاروں میں رہتا تھا اب اپنی فطری استعدادوں کے باعث سیر افلاک میں مصروف ہے مگر ڈارون صاحب نے پوری عمر دنیا کو یہ یقین دلانے میں ضائع کر دی کہ انسان بندر کی ترقی یافتہ شکل ہے۔ جناب اکبرالہ آبادی خوب فرماتے ہیں ؎

ڈارون صاحب حقیقت سے نہایت دور تھے
مَیں نے مانوں گا کہ مورث آپ کے لنگور تھے

اس مضحکہ خیز نظریہ کی دھجیاں مدت ہوئی خود یورپ کے فلاسفروں اور دانشوروں کے ہاتھوں فضائے بسیط میں بکھر چکی ہیں۔

''ثقفی مذہب'' میں اپنے جدامجد کی فطری خصوصیات

تخم تاثیر ایک بین الاقوامی مسلّمہ حقیقت ہے اس لئے ثقفی مذہب کے بانی نے نقالی کے شعبدے دکھانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے روحوں کی نسبت یہ ہندی نظریہ اسلام کے بدترین دشمن اور گستاخ رسول سوامی دیانند سے لیا ہے کہ روحیں شبنم کی طرح روئیدگی کی طرح گرتی ہیں اور مادہ جاندار حاملہ مائیں انہیں کھاتی ہیں تو وہ ان کے بدن میں داخل ہو کر ان کے رحم میں جنین تک پہنچتی ہے''۔

(سوچ کا سفر صفحہ 96-97)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مارچ 1886ء میں ہوشیار پور کے آریہ لیڈر لالہ مرلی دھر سے مناظرہ کے دوران اس کا اس شان سے باطل ہونا ثابت کیا ہے کہ دن ہی چڑھا دیا ہے۔

(دیکھئے روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 64-65)

کعب بن اشرف جیسے مدینہ ریاست کے باغی کے قتل کا پراپیگنڈہ انہوں نے یہود اور عیسائی سکالرز سے مستعار لیا ہے لیکن ان کے محبوب فلاسفروں اور سائنسدانوں کے ''ایٹم بم (کس طرح ناگاساکی اور ہیروشیما سے عراق تک لاکھوں عورتوں، بچوں اور معصوموں کا قتل عام کرنے کے بعد انسانیت کو ذبح کر رہے ہیں)، اس قیامت خیز منظر سے انہوں نے کمال بے حجابی سے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں ؎

یہ تو کہتے ہیں تلوار سے پھیلا اسلام
یہ نہ فرمایا کہ توپ سے کیا پھیلا ہے

سب سے بڑھ کر تعجب خیز بات یہ ہے کہ ثقفی صاحب نے اپنی کتاب کی آخری سطور میں جس ''جنت ارضی'' کی بشارت دی ہے اس کا پہلا نمونہ مغربی ممالک میں ہم جنس پرستی کے قانوناً تحفظ بلکہ سرپرستی سے قائم ہو چکا ہے اور ثقفی مذہب کے مقلدین کے لئے عیش ہی عیش ہے۔

ثقفی مذہب کے بانی نے اس ماحول میں ثقفی رومانیات کے معراج پر پہنچ کر جو سب سے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے وہ دشمنان احمدیت کے اشاروں پر رقص کرتے ہوئے یہ بہتان عظیم باندھا ہے کہ اس زمانہ میں کسی شخصیت نے اپنا تجربہ بیان کیا کہ ''وہ عورت ہے اور خدا نے مرد کی صورت میں ظاہر ہو کر اُن کے ساتھ جنسی فعل کیا''۔ دانشوروں کا مقولہ ہے کہ نقل کے لئے بھی عقل چاہئے۔ ''سوچ کا سفر'' صفحہ 58 پر اس دعویٰ کے ثبوت میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی کتاب تفہیمات ربانیہ صفحہ 67 کا حوالہ دیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''ہم اس بیان کو سراسر جھوٹ اور افترا سمجھتے ہیں یہ محض اس کے دماغی نقص کا نتیجہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی ایسا نہیں فرمایا اور نہ ہمارے مسلمات میں داخل ہے...... اس قسم کی ہفوات کو سند میں پیش کرنا انتہائی سفاہت کی دلیل ہے''۔

جب انسان خالق کائنات ہی کا منکر ہو جاتا ہے تو اسے جھوٹ بولنے اور جھوٹی روایات کو سچ ثابت کرنے بلکہ اختراع کرنے میں کوئی شرم وحیا نہیں رہتی اور یہ حقیقت ''ثقفی مذہب'' کی ''شریعت'' کے صفحہ صفحہ سے عیاں ہے۔ مثلاً ''سوچ کا سفر'' کے صفحہ 136 کے حاشیہ میں مؤلف نے حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی کتاب تذکرۃ المہدی صفحہ 132 مطبوعہ 1915ء کا حوالہ دیا ہے کہ فلاں مذہب کے ہاں سگی بیٹی سے ازدواجی تعلق کی اجازت ہے۔ مگر یہ کذب صریح اور افترائے عظیم ہے۔ کسی شاعر نے شاید اس موقع کے لئے یہ شعر کہا ہے:

جو ہمارے خبث باطن کا نہیں ہوتا شکار
چاہئے اس کو رہے ممنون ہماری ذات کا

خاتم الانبیاء کے زندہ خدا کا زندہ نشان

''حضرت''ثقفی ارشادفرماتے ہیں:
''کیا آج کل خداتعالیٰ کے فیضان پر مُہر لگی ہوئی ہے آج وہ کسی پر اپنی قدرت کو کیوں ظاہر نہیں کرتا اگر کرتا ہے تو آج کا موردِ عنایات کون ہے اور کہاں ہے؟''۔
(صفحہ 107زیر عنوان ماورائی پیغامات وحی ، الہام ،کشوف اور رؤیا)

اس کا جواب ''ثقفی مذہب'' کی تخلیق سے بھی 114 سال پیشتر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے پورے جلال اور تمکنت اور ببانگ دہل ان الفاظ میں دیا تھا:

الا اے منکر از شان محمدؐ
ہم از نور نمایاں محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

(آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ 1893ء)

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان اور آپ کے نورنمایاں کے منکر۔اگرچہ آج دنیا میں کرامت کا کہیں نام ونشان نہیں ملتا مگراس کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہوتو غلامان محمدؐ کے پاس جاؤ یعنی مجھ سے دیکھو۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتا یا ہم نے

مثال کے طور پر خاتم الانبیاءؐ کے زندہ خدا کا ایک زندہ نشان دیکھئے:۔

آج سے چوراسی سال قبل (دسمبر 1923ء) کا ذکر ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اپنی کتاب ''سیرت المہدی'' حصہ اول میں یہ انکشاف کیا کہ دعویٰ مسیحیت اور اشاعت ازالہ اوہام یعنی 1891ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے لدھیانہ میں چہل قدمی کے دوران اپنے خادم خاص حافظ حامد علی صاحب کو بتایا کہ آج رات یا شاید کہا کہ ان دنوں یہ الہام ہوا ہے کہ:

سلطنت برطانیہ تا ہشت سال
بعد ازاں ایام ضعف و اختلال

کہ سلطنت برطانیہ کی ترقی سات سال تک ہوتی رہے گی بعدازاں وہ خلاف و اختلال میں مبتلا ہو جائے گی۔(صفحہ 61روایت نمبر 94) اب خدا کی قدرت نمائی ملاحظہ ہو کہ 1891ء کے الہام کی خبر کسی طرح احمدیت کے مکفر اول مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی کو بھی ہوگئی جنہوں نے اپنے رسالہ اشاعت السنۃ 1892ء کے (صفحہ 50 جلد 15 نمبر 3) کے حاشیہ پر لکھا:

آپ کی پیشگوئی میعادی ہشت سالہ بتارہی ہے کہ سلطنت برطانیہ کی نسبت جو کچھ اپنے خطبہ میں کلمات تعریف لکھے ہیں وہ دل سے نہیں لکھے۔پھر اگلے سال حکومت کو مخبری کی کہ وہ مرزا صاحب کو خیر خواہ سلطنت نہ سمجھے کیونکہ اس نے پیشگوئی میعادی ہشت سالہ کر رکھی ہے لہذا وہ باغی ہے۔

(ملخص از اشاعت السنۃ1893ء صفحہ 376 جلد 16نمبر 12)

اسی پر اکتفانہ کرتے ہوئے 1895ء کے اشاعت السنۃ صفحہ 152 (جلد 18 نمبر 5) میں فخریہ انداز میں شائع کیا:

''گورنمنٹ کوخوب معلوم ہے اور گورنمنٹ اور مسلمانوں کے ایڈووکیٹ اشاعۃ السنۃ نے گورنمنٹ کو بارہا جتا دیا ہوا ہے کہ یہ شخص در پردہ گورنمنٹ کا بدخواہ ہے ......ان کے تلف کرنے کی فکر میں ہے۔دیر ہے تو صرف جمعیت وشوکت کی دیر ہے''۔

ازاں بعد بٹالوی صاحب نے مسلمانوں کو خوشخبری دی کہ اسے انگریزی گورنمنٹ نے چار مربع زمین سے نوازا ہے۔(اشاعت السنۃ جلد 19نمبر 1صفحہ1......)

برٹش گورنمنٹ نے یہ چار مربع زمین اس خوشی میں بٹالوی صاحب کو عطا کی ہوگی کہ 1890ء کا ہفت سالہ اور 1891ء کا ہشت سالہ الہام فرائیڈ کے نظریات کے مطابق محض باطنی واردات ہی کا ملغوبہ ثابت ہوا لیکن نصف صدی کے بعد عہد حاضر کے برطانوی مؤرخ مسٹر ٹوائن بی (Arnold Joseph Toynbee) نے 1947ء میں ایک مضمون زیرعنوان "The Present Point in History" شائع کیا جس میں برطانوی امپائر کے زوال کی اصل بنیاد 1897ء میں رکھی گئی۔ نیز لکھا کہ:

''بادی النظر میں دکھائی نہ دینے والی وہ زیرزمین تحریکات جنہیں باطنی کشمکش کو بھانپنے والا ایک سماجی ماہر 1897ء میں زمین سے کان لگا کر محسوس کرسکتا تھا اصل باعث ہیں ان زلزلوں ،طوفانوں ،آتش فشاں دھماکوں کا جنہوں نے گزشتہ پچاس سال کے عرصہ میں تاریخ کی بے رحم چکی یا جگن ناتھ کے اندھی رتھ کو حرکت میں آنے کا اشارہ کیا ہے''۔

(ترجمہ "Civilisation on Trial" صفحہ 2. مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مولانا مسعود احمد خان دہلوی سابق مدیر الفضل کا مقالہ مطبوعہ الفضل ربوہ 22/ جنوری 1960ء صفحہ 37-38)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پرشوکت چیلنج

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1897ء ہی کے آغاز میں مشرق ومغرب کے تمام مذہبی ،معاشی ،سیاسی اور فلسفی لیڈروں کو یہ پرشوکت چیلنج دیا کہ:

''مجھے بھیجا گیا ہے کہ تا مَیں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذاہب والے اور ہمارے اندرونی اندھے مخالف بھی عاجز ہیں۔مَیں ہر ایک مخالف کو دکھلاسکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رُو سے معجزہ ہے ۔ موسیٰ سے بڑھ کر اور عیسیٰ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔

میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اُسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ چنانچہ مَیں اس مَیں صاحب تجربہ ہوں۔......بجز اسلام تمام مذاہب مُردے،اُن کے خدا مُردے اور خود وہ تمام پیرو مُردے ہیں۔اور خداتعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں ، ہرگز ممکن نہیں......آؤ مَیں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے۔وہ اسلام کے ساتھ ہے۔اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہوگیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے ۔کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں کہ اس بات کو پرکھے۔پھر اگر حق کو پاوے تو قبول کر لیوے''۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ صفحہ61تا 65)

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

حیات آخرت پر حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کا عارفانہ لیکچر

جناب قاسم ثقفی نے اپنی کتاب ''سوچ کا سفر'' میں سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا ہے کہ کائنات عالم کا کوئی خالق نہیں ۔اس لئے ''حیات آخرت'' جیسے خطرناک عقیدہ کا نام ونشان صفحہ ہستی سے مٹائے بغیر ''ارضی جنت'' منصۂ شہود پر نہیں آ سکتی ۔ چنانچہ اُن کا بیان ہے کہ:

''چودھری سر ظفراللہ خان صاحب کی ایک سوانح نگار نے بیان کیا ہے کہ یورپ میں ایک یہودی عبادتگاہ کی سیر کے دوران موصوف نے وہاں درج ذیل عبارت کا کتبہ آویزاں دیکھا'' اور تم اپنی دولت کو اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتے مگر ہم تمہارے لئے پیشگی وہاں بھجوانے کا انتظام کر سکتے ہیں''۔(حاشیہ)

''اگر خاکی بدن گل سڑ کر مٹی میں مل جاتا ہے تو رُوح کا تصور بھی باقی سوچوں کے ساتھ ہی تحلیل ہو گیا۔اس معمے کا بہترین حل پنڈت برج نرائن چکبست کے اس شعر میں پیش کیا گیا

زندگی کیا ہے ، عناصر کا ظہور ترتیب
موت کیا ہے ،انہی اجزا کا پریشاں ہونا

ماورائیت کے مفروضوں میں سے حیات اخروی کے نظریہ نے گزشتہ ہزاروں سال کے دوران انسان کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے اور جس طرح لوہے کی یہ بھاری زنجیر اس کی پیشرفت میں حارج ہوئی ہے اس طرح مذہب کے باقی لوازمات اور مطالبات اتنے مضر نہیں رہے۔اس نے ہمیں تھوڑے پر راضی اور تقدیر پر شاکر رہنا سکھایا کہ چلو اگر ہماری محنت یہاں پھل نہیں لائی تو نہ سہی ،اگلے جہان میں تو ہم بے حدوحساب نعمتوں کے وارث ہوں گے۔اس نظریے کی آڑ میں ہمارا استحصال کرنے والوں نے رضائے الٰہی کے نام پر ہم سے ہمارے مالوں کا بہترین حصہ طلب کیا اور اپنے قویٰ اور اموال کو اس جہان میں بروئے کار لا کر دنیوی زندگی کی ضرورتیں اور آسائشیں مہیا کرنے کی بجائے ہمیں اگلے جہاں کو خریدنے کا چکمہ دیا۔ مذہبی ٹھیکیداروں نے علی الاعلان اس کاروبار میں واسطہ اور آلہ ترسیل ہونے کا کردار ادا کیا ہے کہ جو کچھ آگے بھجوانا چاہتے ہو ہمیں دو اور ہم ضمانت دیتے ہیں کہ تمہارا مال دس گنا ہو کر تمہیں ملے گا۔اس دنیا کے حقیقی کارزار حیات میں اپنے اور بنی نوع کی زندگی کے معیار کو اونچا کرنے کے بجائے ہمارے اجداد اور ہم کسی موہوم آخرت کو سنوارنے کے لئے اپنے وسائل صرف کرتے رہے۔ اس تلقین مسلسل نے ہم سے قوت مدافعت چھین لی''۔

قاسم ثقفی صاحب نے تو 2006ء میں اس نظریہ کو پیش کیا ہے مگر خدائے علیم وخبیر کا حیرت انگیز تصرف ملاحظہ ہو کہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے 1959ء کے جلسہ سالانہ پر اسی موضوع پر خطاب فرمایا جس میں اسلامی نقطہ نگاہ سے ایسے بلیغ انداز میں روشنی ڈالی کہ سامعین عش عش کر اٹھے ۔ ذیل میں اس معرکۃ الآراء لیکچر کے چند اقتباسات قارئین کے اضافہ معلومات کے لئے زیب قرطاس کئے جاتے ہیں۔فرمایا:

''جولوگ حیات آخرت کا انکار کرتے ہیں وہ آخر کس بناء پر انکار کرتے ہیں کہ آئندہ کی زندگی نہیں ہوگی۔ وہ کہتے ہیں اِنْ ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَاالدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ (المومنون:38) یعنی ہماری تو یہی ایک زندگی ہے جو اس دنیا میں ہمیں ملی ہے پہلے ہم مُردہ حالت میں تھے اب ہم زندہ ہیں ۔اس کے بعد کوئی زندگی ہمارے لئے نہیں ہوگی۔

وہ کیوں ایسا کہتے ہیں؟اس کے متعلق قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ کفار کے انکار کی وجہ دراصل یہ ہے کہ اُن کے دل اس حقیقت کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے کہ وہ اپنی ہر حرکت وسکون اور اپنے ہر فعل اور خیال کے جوابدہ قرار دئے جائیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم کسی طرح اس دنیا میں تو آ گئے لیکن یہاں پھر قید لگ گئی کہ نیکی کرنی ہوگی اور ان اصولوں پر عمل کرنا ہوگا۔ کیونکہ آگے جا کے اس کی ذمہ داری اٹھانی ہوگی ۔ یہ غلط بات ہے۔ہم پیدا ہو گئے ہیں اب جیسا چاہیں گے زندگی گزاریں گے ۔ اس کی وجہ۔ کہ وہ کیوں اس ذمہ داری کو قبول نہیں کرنا چاہتے اور کیوں ان کے دل اس سے گھبراتے ہیں کہ ان کی زندگی کے متعلق ان سے پرسش ہوگی۔ یہ ہے کہ ان کے دلوں میں تکبر ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہاں تو ہم پیدا ہو گئے لیکن اس زندگی کے بعد بھی ہم زیر حکومت رہیں گے اور کوئی ہستی ہم پر اپنا اختیار استعمال کرتی ہی چلی جائے گی ایسا نہیں ہوگا۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو یونہی فرماتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ یونہی باتیں ہیں۔ ہمارے باپ دادوں سے بھی یہی کہا جاتا تھا۔ ہم ان باتوں کے ماننے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ فرمایا: فَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ مُّنْکِرَۃٌ (النحل:23) یعنی جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل حق سے ناآشنا ہیں اور وہ تکبر سے کام لے رہے ہیں۔

پھر سورۃ مریم میں فرمایا ہے کہ انسان کہتا ہے کہ ءَ اِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَیًّا (مریم:67) کہ جب مَیں مر جاؤں گا تو کیا پھر مجھے زندہ کر دیا جائے گا۔اس کے جواب میں فرمایا اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰہُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَکُ شَیْئًا (مریم 68) انسان اس بات پر تو حیرت کا اظہار کرتا ہے کہ جب وہ مرجائے گا تو پھر زندہ کیا جائے گا؟ کیا وہ غور نہیں کرتا کہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ ہی نے اسے بنایا تھا جب وہ کچھ بھی نہیں تھا۔اب اس کی کچھ تو ہستی ہے۔ اب صرف اس کو آئندہ جاری رکھنے کا سوال ہے۔ کیا اس ہستی سے اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ نہیں زندہ کر سکتا ہے۔

اس کے علاوہ قرآن کریم میں اور بھی بہت سی آیات ہیں جن میں منکرینِ حیاتِ آخرت کے خیالات کو پیش کر کے ان کی تردید کی گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

(1):وَقَالُوْا ءَ اِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا۔ قُلْ کُوْنُوْا حِجَارَۃً اَوْ

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدانما مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہوجائے جو خدائے تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا۔

مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے بعض ایسی تعلیمات وہدایتوں کا ذکر جن کی طرف فی زمانہ خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور جن پر عمل کر کے دنیا میں امن وسلامتی کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

اَلسَّلام خدا سے فیض پانے کے لئے سچائی پر چلنا اور اس حد تک اس پر قائم ہونا ہے کہ جو چاہے حالات گزر جائیں، اپنا نقصان بھی ہوجائے تو بھی سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔

یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر نہ چلنے کا نتیجہ ہے کہ بہت سے مسلمان ممالک میں اپنے ہی اس سلامتی سے بے فیض ہو رہے ہیں جس کی مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سلامتی کا وعدہ فرمایا ہے۔

سری لنکا میں جماعت کی مخالفت میں شدّت اور وہاں کے احمدیوں کے لئے دعا کی خاص تحریک۔

سری لنکا کے احمدیوں سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ آپ لوگ بھی صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرتے رہیں۔

انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے وعدے یقیناً پورے ہوں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 18 رمئی 2007ء بمطابق 18 رہجرت 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’ہزار ہزار شکر اس خداوند کریم کا ہے جس نے ایسا مذہب ہمیں عنایت فرمایا جو خدادانی اور خداترسی کا ایک ایسا ذریعہ ہے‘‘۔ یعنی خدا کو پہچاننے، جاننے اور خدا سے ڈرنے یا تقویٰ اختیار کرنے کا ایک ذریعہ ہے ’’جس کی نظیر کبھی اور کسی زمانے میں نہیں پائی گئی۔ اور ہزار ہا درود اس نبی معصومؐ پر جس کے وسیلہ سے ہم اس پاک مذہب میں داخل ہوئے۔ اور ہزار ہا رحمتیں نبی کریمؐ کے اصحاب پر ہوں جنہوں نے اپنے خونوں سے اس باغ کی آبپاشی کی۔ اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدانما مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہوجائے جو خدائے تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا‘‘۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 25 مطبوعہ لندن)

پس خدانما مذہب سے فیض اٹھانے کے لئے سچے طور پر اُس کی پابندی اختیار کرنی ہوگی اور سچی پابندی کس طرح اختیار کی جاسکتی ہے؟ اس بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ ان ہدایتوں اور وصیتوں اور تعلیموں پر کاربند ہونا ہوگا۔ ان پر مکمل عمل کرنا ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں بتائی ہیں۔ اور یہ ہدایتیں، یہ احکامات جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے، ایک جگہ فرمایا پانچ سو اور ایک جگہ فرمایا سات سو ہیں، جو قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر مزید جزئیات میں جائیں تو شاید اس سے بھی زیادہ ہوجائیں گی۔

تو بہرحال اللہ تعالیٰ نے ہمارے اس عظیم مذہب کا نام جو اسلام رکھا ہے تو اس لئے کہ اس میں ہر حکم جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں دیا ہے، اس کا آخری نتیجہ امن، محبت، پیار اور بھائی چارے کا قیام، تمام برائیوں کو چھوڑنا اور انتہائی کوشش سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ اور یہی چیزیں ہیں جو خدا تعالیٰ کا دیدار کرواتی ہیں۔ اس خدا کا اپنا نام بھی اَلسَّلَام ہے، جو ہمارا خدا ہے، جو ہر مومن سے اُن نیک اعمال کی وجہ سے اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد کی اخروی زندگی میں بھی سلامتی کا وعدہ کرتا ہے۔ پس اگر غور کریں تو مسلمان ہونے کے بعد ایک عظیم ذمہ داری کا احساس ابھرتا ہے، اور ابھرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نام سے موسوم کر رہا ہے جو اس کا اپنا نام ہے اور یہ چیز یقیناً اس طرف توجہ دلاتی ہے اور دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کے بعد صرف منہ سے یہ کہنے پر اکتفا نہ کریں کہ الحمدللہ مَیں مسلمان ہوں، بلکہ اس رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ تبھی اسلام کے فیض سے اور صفت اَلسَّلَام کے فیض سے فیضیاب ہوسکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔ اور اصطلاحی معنی اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرۃ:113) یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہوجائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔ ’’اعتقادی‘‘ طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی

گئی ہے اور ''عملی'' طور پر اس طرح سے کہ خالصتاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجالاوے، مگر ایسے ذوق وشوق وحضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے''۔(آئینۂ کمالات اسلام ۔روحانی خزائن جلد 5صفحہ 57-58)

قرآن کریم میں سلامتی کے حوالے سے مختلف نصائح بھی ہیں اور نیک اعمال کرنے والوں کے لئے سلامتی کا ذکر بھی آیا ہے۔ وہ کس طرح ہے؟ سورۃ القصص میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا سَمِعُوْا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۔سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ(القصص:56) یعنی اور جب وہ کسی لغو بات کو سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں، تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کی پیروی کرنے کے لئے، خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جو وقف کر دے گا، تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی یہ ہے کہ لغویات کا جواب لغویات سے نہیں دینا۔ احمدی سلامتی پھیلانے والا ہے اس لئے ان چیزوں سے بچو۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہ جو ہے کہ تم پر سلام ہو ''سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ'' یہ اس قماش کے لوگوں کو جو فساد پھیلانے والے ہیں اُن کو دعا دینے کے معنوں میں نہیں آتا بلکہ بچنے کے معنوں میں ہے اور بچنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے کہ ہم تمہارے جیسے گندے اعمال نہیں کر سکتے، ہم تو اس سے بچتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہو، قانون توڑتے ہو تو یہ تمہارا فعل ہے۔ ہمیں تو حکم ہے کہ اس فساد سے بچیں۔ اس لئے احمدی کہیں قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتا اور اس طرح قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر کبھی جواب نہیں دیتا اور یہ بات اس حکم کے تحت ہے کہ لغویات سے بچو۔ اُن کو کہو کہ تم جو حرکتیں اللہ اور رسول کے نام پر کر رہے ہو اُن سے ہم اس لئے بچتے ہیں کہ یہ اللہ اور رسول کا حکم نہیں ہے۔ ہم کسی بزدلی کی وجہ سے نہیں بچتے۔ اس لئے نہیں کہ ہم اس کا جواب نہیں دے سکتے بلکہ اس لئے کہ قانون کو ہاتھ میں لے کر تمہارے جیسی حرکات کر کے ہم بھی بدامنی پھیلانے والے نہیں بن سکتے۔ ان لوگوں میں شامل نہیں ہو سکتے جو تمہاری قماش کے لوگ ہیں اور ان لغویات میں ملوث ہونا نہیں چاہتے جن میں تم ہو۔ تم جاہل ہو اس لئے کہ تم نے باوجود آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہونے کے زمانے کے امام کو نہیں پہچانا۔ جب ہم نے اس امام کو مانا ہے اور قرآن کریم کے حکم کے تحت زمانے کے امام نے جو ہمیں توجہ دلائی ہے تو ہم اب اس پر عمل کرنے والے ہیں۔

آج کل سری لنکا میں بھی بڑی شدت سے احمدیت کی جو مخالفت ہو رہی ہے۔ اور فسادیوں کا جو ایک گروہ مُلّاں کے پیچھے چل کر حرکتیں کر رہا ہے یہ تمہارے زُعم میں تو اسلام کی خدمت ہو سکتی ہے لیکن یہ تمہارا صرف زُعم ہے، حقیقت میں یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی لعنت سہیڑ رہے ہو۔ کلمہ گوؤں کو کافر کہنا، تکلیفیں پہنچانا، توڑ پھوڑ کرنا تمہیں خود اللہ تعالیٰ کی سلامتی سے باہر کر رہا ہے۔ ہم احمدی تو ہر اُس شخص کے لئے اسلام کے پھیلانے والے ہیں، جو سلامتی کے حصول کی چاہت رکھتا ہے اور تمہارے جیسے قانون شکنوں اور بدی پھیلانے والوں سے بچنے والا ہے۔ ہم اس کے ساتھ ہیں اور تم جیسے لوگوں سے ہم اعراض کرنے والے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

سَلَام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، اللہ تعالیٰ نے اُسے زمین میں رکھا ہے پس تم اسے اپنے درمیان پھیلاؤ۔ اگر ایک مسلمان شخص ایک قوم کے پاس سے گزرے تو وہ ان پر سَلَام بھیجے۔ اگر ان لوگوں نے جواب دیا تو اس شخص کو ایک درجہ زیادہ فضیلت ملے گی کیونکہ اس نے ان کو سَلَام کرنا یاد دلایا۔ اگر انہوں نے اس کا جواب نہ دیا تو اس کا جواب وہ وجود دے گا جو ان سے بہتر ہے۔(الترغیب والترہیب جز3۔الترغیب فی افشاء السلام وما جاء فی فضلہ ۔حدیث نمبر 3988۔ صفحہ 373-374)

پس کسی بھی طبقے کا، کسی بھی شخص کا ہمارے سلام کا جواب نہ دینا اور آگے لغو اور فضولیات بکنا ہمیں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی طرف سے بھی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی سلامتی پہنچانے والا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ خود سَلَام پہنچوا رہا ہو تو قبول بھی فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کس طرح سلام بھجواتا ہے۔ قرآن کی سورۃ الرعد میں آتا ہے کہ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۔سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ(الرعد:24-25) یعنی دوام کی جنتیں ہیں، ان میں وہ داخل ہوں گے۔ ایسی ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بھی جو ان کے آباؤ اجداد، ان کی ازواج اور ان کی اولاد میں سے اصلاح پذیر ہوئے اور فرشتے اُن پر ہر دروازے سے داخل ہو رہے ہوں گے۔ سلام ہو تم پر بسبب اس کے جو تم نے صبر کیا۔ پس کیا ہی اچھا ہے گھر کا انجام۔

پس فرشتوں کا ہر دروازے سے داخل ہو کر سلام بھیجنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مومنوں کا صبر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں قبول ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر کیا تھا اس لئے قبول ہوا اور اس صبر کی وجہ سے ان کی دوسری نیکیاں بھی اُجاگر ہو گئیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کے تمام دروازے کھول دیئے۔ پس جو صبر کسی غیر اللہ کے خوف اور ڈر کی وجہ سے نہ ہو؟ جو خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہو وہ اللہ کی جناب میں قبول کیا جاتا ہے اور بندے کو اس کا اجر ملتا ہے۔ اور یہ سلام جو اللہ کے بندوں کو پہنچایا جا رہا ہے یہ ہمیشہ کی سلامتی کا پیغام ہے اور جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اللہ کی راہ میں اپنا وجود سونپ دینے کی وجہ سے ہے۔ پس اگر مخالفینِ احمدیت کو یہ زُعم ہے کہ ڈرا دھمکا کر کسی احمدی کو اس کے دین سے برگشتہ کر سکتے ہیں، اس کو احمدیت چھوڑنے پر مجبور کر سکتے ہیں تو یہ ان کی بھول ہے۔ چاہے وہ سری لنکا کے گورنر علوی صاحب ہوں یا پاکستان کے مُلّاں ہوں یا بنگلہ دیش کے نام نہاد علماء ہوں جن کا دین صرف فساد اور فساد ہے نہ کہ رحمت اور سلامتی۔ یا انڈونیشیا کے شدّت پسند ہوں جنہوں نے اسلام کے نام پر مسلمانوں کو، اُن مسلمانوں کو جو اللہ تعالیٰ کے احکامات بجالانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، تکلیفوں میں مبتلا کیا ہوا ہے۔

ہم انشاء اللہ تعالیٰ قانون کو ہاتھ میں نہیں لیں گے، نہ احمدی کبھی قانون ہاتھ میں لیتا ہے لیکن جہاں احمدی کو یہ خوشخبری ہے کہ اگلے جہان میں اس کو صبر کی جزا ملے گی، اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ سلامتی کے فیض پہنچاتا رہے گا، اور پہنچا رہا ہے اور احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ مومنوں کو جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قرآنی احکامات کے تابع نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرتے ہیں جن میں حقوق اللہ بھی ہیں اور حقوق العباد بھی ہیں ان جنتوں کی بشارت دیتا ہے جہاں ہر آن مومنوں پر سلامتی فرماتا رہے گا۔

فرماتا ہے وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۔تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ(ابراهیم:24) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ایسے باغات میں داخل کئے جائیں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں وہ اپنے ربّ کے حکم کے ساتھ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ ان کا تحفہ ان جنتوں میں سلام ہوگا۔

یہ نیک اعمال کیا ہیں جن کی وجہ سے ہمیں جنتیں ملیں گی اور اس کے بعد ہمیں سلامتی کا تحفہ ملے گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بندے کو پیدا کیا ہے۔ اس کے دین کی سربلندی کے لئے کوشش ہے۔ دین کی خاطر مالی اور جانی قربانی کرنے کی کوشش ہے۔ اس کے دین کو پھیلانے کے لئے تبلیغ میں حصہ لینا ہے۔ دعوت الی اللہ کرنا ہے۔ دنیا کو خدائے واحد کی حقیقی تصویر دکھانا ہے۔ نیکیوں کی تلقین کرنا ہے جس میں بہت سارے حقوق العباد آ جاتے ہیں جس کے بارے میں فرمایا کہ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ(آل عمران آیت نمبر111) یعنی مومن نیکی کی ہدایت کرنے والے ہیں اور برائی سے روکنے والے ہیں۔ پس جہاں ایک مومن کو اپنے میں سے برائیاں ختم کرنے والا اور نیکیاں اختیار کرنے والا ہونا ہے وہاں ایک مومن سلامتی کے پیغام کو دوسرے تک پہنچانے والا بھی ہے۔ اور اس زمانے میں یہ فیض صرف احمدی کو حاصل ہے، صرف احمدی اس فیض سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ یہ اعزاز صرف احمدی کو حاصل ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے کہ اسلام کے محبت و پیار کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔

پھر نیک اعمال بجالانے میں سب سے اہم کام رشتہ داروں سے حسن سلوک ہے جس سے سلامتی

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

SHAHEEN REISEN

Authorised Agents

ہمارے معزز کرم فرماؤں کے لئے خوشخبری

آپ دنیا بھر کی کسی بھی ائرلائن کی ٹکٹ ہماری جدید ترین Ticket-Druckmaschine سے فوری پرنٹ کروائیں۔

نیز ہمارے پاس جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ پر ایمرجنسی کی صورت میں چند لمحوں میں ٹکٹ پہنچانے کا بندوبست موجود ہے۔

اس کے علاوہ آپ بذریعہ ٹیلی فون اور E-Mail سیٹ بک کروا کر گھر بیٹھے اپنی OK ٹکٹ بذریعہ ڈاک حاصل کریں۔

جلسہ سالانہ UK کے لئے پرواز کرنے اور فیری کے ذریعہ سفر کرنے والوں کے لئے انتہائی مناسب ریٹ پر بکنگ جاری ہے۔

براہ مہربانی مزید معلومات کے لئے نئے ٹیلی فون نمبر نوٹ فرمالیں۔ شکریہ

Tel: 06151-36 88 525 Fax: 06151-36 88 526

Siemens str - 6 , 64289 Darmstadt - Germany shahenn-reisen@gmx.de

کا پیغام ہر طرف پھیلے گا۔ ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ اس طرف توجہ ہوگی تو معاشرے میں امن قائم ہوگا۔ یہ حقوق کی ادائیگی جس طرح اپنے بھائی کے لئے ہے اسی طرح غیر کے لئے بھی ہے۔ پھر نیک اعمال میں غرباء کی دیکھ بھال ہے۔ یہ بھی ایک ایسا کام ہے جس سے ہر طرف سلامتی کا پیغام پہنچتا ہے۔ پھر نیک اعمال میں امانت کا حق ادا کرنا ہے۔ اپنے وعدوں کا پورا کرنا ہے اور یہ ایک ایسا کام ہے جو معاشرے میں سلامتی بکھیرنے والا ہے۔ ان باتوں کے قرآن شریف میں ذکر آئے ہوئے ہیں۔ آج معاشرے کے اکثر فساد اس لئے ہیں کہ امانت کی ادائیگی صحیح طرح نہیں کی جاتی اور عہدوں کا پاس نہیں کیا جاتا۔ صرف اپنے حقوق کا خیال نہیں ہونا چاہئے بلکہ دوسروں کے حقوق کا خیال بھی ہونا چاہئے۔ جب یہ صورتحال پیدا ہوگی تو امن اور سلامتی معاشرے میں قائم ہوگی۔ پھر یہ ہے کہ صرف حقوق کا خیال نہیں کرنا بلکہ دوسرے کا حق نہ ہونے کے باوجود احسان کرتے ہوئے، قربانی کرکے دوسرے کی ضروریات کا بھی خیال رکھنا اور پھر یقیناً معاشرے میں امن اور سلامتی اور پیار پھیلانا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی مدد کے وقت اسے اکیلا چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اور جس نے کسی مسلمان سے اس کی تکلیف دُور کی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی تکالیف میں سے تکلیف دُور کر دے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے روز پردہ پوشی فرمائے گا۔

(بخاری کتاب المظالم باب لَا یظلم المسلم المسلم ولَا یسلمہ۔حدیث نمبر 2442)

پھر نیک اعمال میں سے حسن ظن ہے۔ اکثر جھگڑے معاشرے میں بدظنیوں کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ معاشرے کا امن غارت ہو رہا ہوتا ہے اس لئے کہ کسی بات کے خود ساختہ غیر حقیقی نتائج نکال لئے جاتے ہیں اور پھر اس پر فساد شروع ہو جاتا ہے۔ کئی معاملے آتے ہیں بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ دو بھائیوں میں اس وجہ سے تعلقات خراب ہو گئے کہ ایک کو یہ شک پڑ گیا کہ یہ میرا مال کھا گیا ہے۔ دوسرے ملک میں ہونے کی وجہ سے یا بعض وجوہات کی وجہ سے کسی مشترکہ جائیداد میں جو فروخت نہیں ہوئی، یہ شک ہو گیا کہ وہ فروخت کرکے کھا گیا ہے اور دوسرا بھائی چاہے لاکھ کہے کہ معاملہ اس طرح نہیں ہے، ابھی تو جائیداد اسی طرح پڑی ہے، فروخت نہیں ہوئی لیکن کیونکہ بدظنی نے دل میں جگہ لے لی ہے اس لئے ماننے کا سوال ہی نہیں ہوتا تو یہ بدظنی پھر بھائی کو بھائی سے پھاڑتی ہے اور جہاں ایک دوسرے پر سلام کا تحفہ بھیجنے کا حکم ہے وہاں ناراضگیوں کے اور غلط قسم کی باتوں کے اور جذبات کو مجروح کرنے کے لئے تیر چلائے جاتے ہیں۔ تو ایک احمدی مسلمان کو اس سے بچنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے اور حسن ظن رکھنا چاہئے۔ میاں بیوی کے جھگڑے ہوتے ہیں، اسی طرح معاشرے میں دوسرے جھگڑے ہوتے ہیں۔ ان میں بھی بعض تو حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں لیکن بہت سے ایسے بھی ہیں جو بدظنیوں کی پیداوار ہوتے ہیں اور گھروں کے امن وسکون کو برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ پھر یہ بدظنی ہی ہے جس نے آج مسلمانوں کو زمانے کے امام، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے سے روکا ہوا ہے اور اسی وجہ سے اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو نہیں مانتے تو پھر یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والے ہوتے ہیں اور اس کے بدنتائج بھی سامنے آتے ہیں۔ اس کا اب یہ خمیازہ بھگت رہے ہیں۔

پھر نیک اعمال میں سے سچائی کا استعمال ہے اور ایک احمدی کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جھوٹ کی وجہ سے ایمان بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے اور یہ چیز اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والی بن جاتی ہے۔ پس اَلسَّلَام خدا سے فیض پانے کے لئے سچائی پر چلنا اور اس حد تک اس پر قائم ہونا ہے کہ جو چاہے حالات گزر جائیں، اپنا نقصان بھی ہو جائے تو بھی سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔

پھر عفو ہے، معاف کرنا، درگزر کرنا۔ ایسا عفو کہ جس سے امن اور محبت و پیار بڑھتا ہو۔ یہ بڑا ضروری ہے۔ ایک احمدی معاشرے میں اس بات کو رواج دینے کی بہت کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا ایسا عفو کہ جس سے امن ومحبت اور پیار بڑھتا ہو۔ لیکن اگر ایک عادی مجرم کو عفو سے کام لیتے ہوئے درگزر کرتے چلے جائیں گے، معاف کرتے چلے جائیں گے تو وہ معاشرے کے امن وسکون کو برباد کرنے والا ہوگا۔ بہت سارے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ غلطیاں کرتے ہیں اور کرتے جاتے ہیں۔ ان کی سفارشیں کرنے والے بھی بہت سارے ہوتے ہیں۔ احمدی کی سوچ اس سے بہت بالا ہونی چاہئے کیونکہ پھر جو عادی مجرم ہوں ان سے کسی کو سلامتی نہیں مل سکتی۔ ہاں تکلیفیں اور پریشانیاں ضرور ملیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قرآنی تعلیم یہ نہیں کہ خواہ مخواہ ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے اور شریروں اور ظالموں کو سزا نہ دی جائے بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہئے کہ وہ محل اور موقع گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا ہے۔ پس مجرم کے حق میں اور نیز عامہ خلائق کے حق میں جو کچھ فی الوقت بہتر ہو وہی صورت اختیار کی جائے۔ بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے اور بھی دلیر ہو جاتا ہے۔ پس خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اندھوں کی طرح صرف گناہ کے بخشنے کی عادت نہ ڈالو بلکہ دیکھ لیا کرو کہ حقیقی نیکی کس بات میں ہے، آیا بخشنے میں یا سزا دینے میں۔ پس جو امر محل موقع کے لحاظ سے ہو وہ کرو، جو اصلی تعلیم خدا تعالیٰ کی ہے وہی کرو۔ تو یہ ہے تعلیم جس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ دنیا میں امن قائم کرنا ہے نہ کہ ایسے فیصلے کرنے ہیں جن سے معاشرے کا امن برباد ہوتا ہو۔ ایک مسلمان کا اصل کام یہ ہے کہ سلامتی پھیلانے والا ہو۔ اس لئے اگر سزا سے دوسروں کے لئے سلامتی ہے تو سزا ضروری ہے۔ لیکن یہاں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ افراد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ کسی کو سزا دیتے پھریں۔ کیونکہ بعض دفعہ اَناؤں کی وجہ سے صحیح فیصلہ نہیں کر پاتے۔ پھر اپنے حقوق ہوتے ہیں تو اس لئے بھی صحیح فیصلہ نہیں کر پاتے اور سختی کا رجحان ہوتا ہے تو ایسے موقعوں پر ہمیشہ جب بھی کوئی آپس میں معاملات ہوں، بعض دفعہ کاروباری لوگوں کے معاملات آتے ہیں یا دوسرے ایسے معاملات آتے ہیں جن میں ایک دوسرے سے روزمرہ کی ڈیلنگ (Dealing) ہو رہی ہوتی ہے اور بعض لوگوں کو روزمرہ کی یہ عادت پڑ جاتی ہے کہ ایک دوسرے کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں تو ایسے معاملات کو پھر نظام جماعت میں رکھنا چاہئے یا عدالت میں لے جانا چاہئے تاکہ معاشرے کی سلامتی قائم کرنے کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو سکے۔

پھر شکر کی عادت ہے۔ یہ نیک اعمال میں سے ایک عمل ہے۔ شکر سلامتی پھیلانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس میں ایک تو بندوں کی شکرگزاری ہے۔ دوسرے خدا تعالیٰ کی شکرگزاری ہے۔ اور خدا کے بندوں کی شکرگزاری ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا بھی شکرگزار بناتی ہے۔

پھر نیک اعمال میں انصاف کے تقاضے پورے کرنا ہیں۔ عدل قائم کرنا ہے اور جس معاشرے میں عدل قائم ہوگا، انصاف کے تقاضے پورے کئے جا رہے ہوں گے تو پھر وہاں پر امن اور سلامتی کی فضا بھی ہوگی اور اسلام کی صحیح تصویر بھی کھینچی جا رہی ہوگی۔

لیکن بدقسمتی سے آج بہت سے مسلمان ممالک میں انصاف کے تقاضوں کی دھجیاں اڑائی جاتی ہیں۔ آج کل پاکستان میں دیکھ لیں کیا ہو رہا ہے نہ عدلیہ انصاف کے تقاضے پورے کر رہی ہے، نہ حکومت انصاف کے تقاضے پورے کر رہی ہے۔ اگر جج ہیں تو وہ اپنی اَناؤں میں گرفتار ہیں۔ اپنے مفاد حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سیاسی جماعتیں ہیں تو وہ وکیلوں اور ججوں کو اپنے پیچھے لگا کر اپنا اُلّو سیدھا کر رہی ہیں، اپنے مفادات حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ حکومت ہے تو انصاف کے تقاضے پورے نہ کرنے کی وجہ سے اس کے بس میں کچھ نہیں رہا۔ نتیجتاً اثر کس پر پڑ رہا ہے؟ ایک عام شہری پر، ایک غریب آدمی پر جو اپنی زندگی سے ہاتھ دھو رہا ہے۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر نہ چلنے کا نتیجہ ہے کہ دوسرے تو دُور کی بات ہے اپنے ہی اس سلامتی سے بےفیض ہو رہے ہیں جس کی مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے، جس کی طرف اُن کو جو اسلام سے منسوب ہونے والے ہیں توجہ دلائی گئی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ یہ ایک بنیادی حکم ہے، لیکن مسلمان ہو کر اس سے فیض نہیں اٹھا رہے۔ تو ان لوگوں کو بھی یہ سوچنا چاہئے کہ یہ کیا ہے؟ ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔ یہ اس زمانے کے امام کے انکار کی وجہ سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے کھڑا کیا کہ سلامتی کا پیغام دنیا میں پھیلائے۔ ایک شخص نے خدا کے نام پر دعویٰ کیا ہے کہ سچائی اور سلامتی اب میرے ساتھ ہے اور میرے ساتھ خدائے قادر کا وعدہ ہے اور زمانے کا امام یہ اعلان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ تمہارے ساتھ سلامتی ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ:

مجھے میرے خدا نے مخاطب کرکے فرمایا ہے: اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَکَ کَمَا ھُوَ مَعِیْ۔ قُلْ لِّیَ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ قُلْ لِّیْ سَلَامٌ۔ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔ یَاْتِیْ نَصْرُاللّٰہِ۔ اِنَّا سَنُنْذِرُ الْعَالَمَ کُلَّہٗ۔ اِنَّاسَنَنْزِلُ۔ اَنَا اللّٰہُ لَآاِلٰہَ اِلَّا

First Minute Reiseburo

خوشخبری۔ پاکستان، انڈیا، انگلینڈ، USA، کینیڈا اور جماعتی فنکشن پر جانے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔
دنیا بھر میں کہیں بھی بذریعہ ہوائی جہاز یا بحری جہاز سفر کرنے کے لئے جرمنی بھر میں اب آپ گھر بیٹھے چند لمحوں میں ٹیلی فون، SMS اور ای میل کے ذریعہ OK ٹکٹ حاصل کریں۔ مزید معلومات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

Liaqat Ali Shamsi & Afzal

Tel: 0611-4504569 Fax: 0611-4504573 Mob: 0170-6565946
E-mail: jmafzal@gmail.com Web: www.f-tur.de
Address: First Minute Reiseburo, Rheinstr.17, 65185 Wiesbaden (Germany)

اَنَـا۔ یعنی آسمان اورزمین تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے۔کہہ آسمان اور زمین میرے لئے ہے۔ کہہ میرے لئے سلامتی ہے۔ وہ سلامتی جو خدا قادر کے حضور میں سچائی کی نشست گاہ میں ہے۔خدا اُن کے ساتھ ہے جواُس سے ڈرتے ہیں اور جن کا اصول یہ ہے کہ خلقُ اللہ سے نیکی کرتے رہیں۔خدا کی مدد آتی ہے۔ ہم تمام دنیا کو متنبّہ کریں گے۔ہم زمین پر اتریں گے۔مَیں ہی کامل اور سچا خدا ہوں میرے سوااور کوئی نہیں۔

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد 12صفحہ83-84)

تو یہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔آپ اللہ تعالیٰ کی طرف ایک بات منسوب کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ یہ ایک وعدہ کیا ہے، اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی تائیدات حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ہر لحہ نظر آ رہی ہیں۔ جماعت کی ترقی ہمیں ہر آن نظر آ رہی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہمارے ساتھ ہیں۔اگر بعض جگہوں پر احمدی معمولی ابتلاء میں مبتلا کئے جا رہے ہیں تو یہ چیز جماعتی ترقی کی راہ میں حائل نہیں ہو رہی۔ان ابتلاؤں سے احمدی کا ایمان مزید مضبوط ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے بھی مومن کی یہی شان بتائی ہے۔پس مخالفین جہاں بھی احمدیت کے خلاف فساد بھڑکانے کی کوششیں کر رہے ہیں انہیں اپنی فکر کرنی چاہئے۔ہم نے تو اُس شخص کا دامن پکڑا ہوا ہے، ہم تو آنحضرت ﷺ کے اس عاشق صادق کے پیچھے چل رہے ہیں جس کو خدا تعالیٰ نے سلامتی کا پیغام دیا۔اس کے ساتھ ہونے کا وعدہ فرمایا ہے لیکن تم لوگوں کے لئے، تمام نہ ماننے والوں کے لئے، اللہ تعالیٰ کی تنبیہ بھی ہے اور انذار بھی ہے جس کے نظارے اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً دکھاتا رہتا ہے اور آئندہ بھی دکھائے گا۔پس ان لوگوں کو ہوش کرنی چاہئے کہ تم تو خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والوں کے لئے انصاف کرنا نہیں جانتے جس کا حکم ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے جو یہ وعدہ فرمایا ہے کہ سلامتی اس کے ساتھ ہے اور وہ انصاف کرنا بھی جانتا ہے۔وہ اپنے بندوں کے لئے عدل وانصاف کے تقاضے بھی پورے کرتا ہے تا کہ وہ ہمیشہ اس کی سلامتی کے نیچے رہیں۔

جن ملکوں میں بھی احمدیت کے خلاف شدت پائی جاتی ہے مخالفت ہو رہی ہے ان کے عوام کے لئے ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ ان نام نہاد علماء کے لئے اللہ تعالیٰ کی جو تقدیر مقدّر ہے (ان کے ساتھ کیا سلوک ہونا ہے، نظر آ رہا ہے کہ بُرا سلوک ہی ہونا ہے) اس سے اللہ تعالیٰ عوام کی اس اکثریت کو جو لاعلم ہے محفوظ رکھے۔سری لنکا کے احمدیوں کے لئے بھی خاص طور پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم فرماتے ہوئے انہیں اپنی سلامتی اور حفاظت میں رکھے۔آج کل وہ بڑے مشکل حالات سے گزر رہے ہیں۔آج بھی جمعہ پڑھا ہے تو بڑی ٹینشن (Tension) میں پڑھا ہے۔لیکن اللہ کا فضل ہوا۔وقت خیریت سے گزر گیا۔دھمکیاں بڑی تھیں۔

سری لنکا کے احمدیوں سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ آپ لوگ بھی صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرتے رہیں انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے وعدے یقیناً پورے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ انشاء اللہ جماعت کی ہمیشہ حفاظت فرمائے گا۔پس ہمیں اپنے اعمال کی فکر کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ہم نیک اعمال کر کے اُن فضلوں اور سلامتی کو حاصل کرنے والے بن سکیں جو اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کرنے والوں کے لئے مقدر کی ہوئی ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ گیمبیا کے

31ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

لندن سے مرکزی نمائندہ کی شمولیت اور خطابات۔ممبران پارلیمنٹ و دیگر سرکردہ مقامی شخصیات کی شرکت۔ملکی تعمیر وترقی میں جماعت احمدیہ کے کردار پر خراج تحسین۔

ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں جلسہ کی بھرپور کوریج

(رپورٹ سید سعید الحسن مبلغ انچارج گیمبیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ گیمبیا نے اپنا31واں جلسہ سالانہ پوری شان وشوکت سے منایا۔یاد رہے کہ جلسہ سالانہ جماعت گیمبیا کا سب سے بڑا پروگرام ہوتا ہے۔اس دفعہ جلسہ کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔جلسہ کمیٹی نے دسمبر2006ء سے اپنے اجلاسات شروع کر دئے تھے۔اور مختلف شعبوں کے انتظامات کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔حضور ایداللہ تعالیٰ نے اس دفعہ خصوصی شفقت فرماتے ہوئے اپنا خصوصی نمائندہ بھجوانے کا ارشاد فرمایا اس وجہ سے سارے احباب میں ایک خوشی اور جوش وخروش پایا جاتا تھا۔مکرم امیر صاحب گیمبیا نے نیشنل عاملہ کا خصوصی اجلاس جلسہ سالانہ کے لئے بلایا اور سارے احباب کو بڑی خوشی سے بتایا کہ اس دفعہ حضور ایدہ اللہ نے گیمبیا پر خصوصی شفقت فرمائی ہے اور مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب کو بطور خصوصی نمائندہ جلسہ کے لئے نامزد فرمایا ہے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم بہترین انتظام کریں تا کہ پیارے آقا کی دعاؤں کے وارث بن سکیں۔مورخہ 10/اپریل کو مکرم لئیق احمد طاہر صاحب بھی تشریف لے آئے۔ان کے استقبال کے لئے وی۔آئی۔پی۔لاؤنج میں جماعتی وفد نے سپیشل انتظام کیا۔ ائیرپورٹ سے گاڑیوں کے جلوس میں احمدیہ ہیڈکوارٹر پہنچے۔گیارہ اپریل کو مکرم امیر صاحب اور مرکزی نمائندہ نے جلسہ گاہ کا معائنہ کیا۔اس موقعہ پر مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب نے بعض اہم باتوں کی طرف توجہ مبذول کروائی۔ جمعرات سے مختلف دور دراز علاقوں سے وفود آنے شروع ہوگئے اسی طرح سینیگال، گنی بساؤ اور ہالینڈ سے بھی وفود آئے۔جمعہ کے دن نمازتہجد سے دن کا آغاز ہوا۔جس کے بعد نماز جمعہ کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔مکرم مولانا صاحب نے خطبہ جمعہ میں جلسہ کی اہمیت بیان فرمائی اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود نے جلسہ سالانہ کا آغاز خاص مقصد کے لئے کیا تھا اور وہ یہ ہے کہ ہم محض اللہ کی خاطر سفر اختیار کریں۔اس لئے جلسہ پر آنے کا صحیح فائدہ ہم تب ہی اٹھا سکتے ہیں اگر ان دنوں کو ذکر الٰہی میں گزاریں۔ جمعہ کے بعد نمائش کا افتتاح ہوا۔نمائش احمدیت کا مکمل تعارف ہے۔قرآن کریم کے تراجم، جماعت کی علمی خدمات، خلفائے احمدیت کے بعض ملکوں کے دورہ جات اور بالخصوص گیمبیا کے دورہ کی تصویری کہانی ماضی کی حسین یادوں کو تازہ کر رہی تھی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دورہ کے دوران نصرت جہان سکیم کا بابرکت آغاز اور اس کے تحت پہلے سکول نصرت احمدیہ سینئر سیکنڈری سکول کا افتتاح اور پھر ناصر احمدیہ سیکنڈری سکول طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول کا افتتاح پھر احمدیہ ہسپتال کا افتتاح اور سربراہان مملکت کا استقبال اور پھر ملک کے دور افتادہ مشکل علاقوں میں انفاس قدسیہ کے ذریعے سعید روحوں میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا پیغام محبت تقسیم کرتے، اور احمدیوں کے خوشی سے چمکتے دمکتے ہوئے پیارے پیارے چہرے غرض نمائش ماضی کی حسین یادوں کو تازہ کر رہی تھی۔

کھانے اور نماز عصر کے بعد جلسہ کا افتتاحی اجلاس مولانا لئیق احمد طاہر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔اس اجلاس میں ممبران پارلیمنٹ، مختلف علاقوں کے چیف، الکالو، مختلف علاقوں کے امام، معززین شہر شامل تھے۔حکومتی نمائندگی کے لئے مستقل سیکرٹری پارلیمان برائے مذہبی امور، Mr.Ebou Joof Minister of Youth, Sports & Religious Affairs شامل تھے۔اس سے پہلے لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب ہوئی۔مکرم لئیق احمد طاہر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم امیر صاحب بابا۔ایف۔تراولے نے ملکی پرچم لہرایا جس کے بعد جلسہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔اپنے افتتاحی خطاب میں مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب نے ہستی باری تعالیٰ پر خطاب کیا۔اپنے خطاب میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اللہ کو پانے کے لئے کسی رنگ ونسل کی قید نہیں اس لئے اللہ کو پانے کی کوشش کرو اور اس کے لئے صرف خلوص نیت کی ضرورت ہے۔آپ نے رسول اللہ ﷺ کے بعض معجزات کا ذکر کیا اور بتایا کہ یہ تمام باتیں اللہ سے تعلق کی وجہ سے ہوئیں۔

اس سے پہلے اراکین اسمبلی، چیفس اور مختلف اماموں نے جماعت احمدیہ کو انتہائی شاندار لفظوں میں خراج تحسین پیش کیا۔مکرم Ebou joof نمائندہ حکومت نے اپنے خطاب میں جماعت کی خدمات کو سراہا اور اکتیسویں جلسہ کے انعقاد پر جماعت احمدیہ کو مبارک باد پیش کی اور درخواست کی کہ جماعت پہلے کی طرح ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتی رہے۔دعا کے ساتھ پہلا سیشن اختتام پذیر ہوا۔اس سے پہلے مکرم امیر صاحب گیمبیا مکرم بابا۔ایف تراولے نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا سلام سب حاضرین وناظرین کو پہنچایا اور حضور انور ایدہ اللہ کا خصوصی شکریہ ادا کیا جنہوں نے ازراہ شفقت خصوصی نمائندہ کو جلسہ کے لئے بھجوایا۔

جلسے کا دوسرا سیشن عشاء کے بعد مکرم ابراہیم مبو نائب امیر صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ہمیشہ کی طرح یہ پروگرام نہایت دلچسپ تھا۔سوال وجواب اور ’’مَیں کیسے احمدی ہوا‘‘ کے عنوان کے تحت قبول احمدیت کی آپ بیتی سنانے میں حاضرین نے بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ بالخصوص نومبائعین کے خوابوں کے ذریعے قبول احمدیت کا حصہ نہایت ایمان افروز تھا۔

دوسرے دن کا آغاز اللہ کے حضور اجتماعی مناجات سے کیا گیا۔نماز تہجد کا خوبصورت نظارہ بھولنے والا نہ تھا۔

دوسرے دن کا پہلا سیشن مکرم باساہو صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ اس سیشن میں خاکسار نے ’’رحمۃ للعالمین ﷺ‘‘ کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔

دوسری تقریر ’’برکات خلافت‘‘ پر تھی۔ جلسہ کا دوسرا سیشن دوپہر کے کھانے کے بعد خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔اس سیشن میں ’’خلافت اقوام عالم کے اتحاد کا ذریعہ‘‘ پر مکرم مولانا محمود احمد طاہر مبلغ مانسا کونکو نے سیر حاصل روشنی ڈالی۔خلافت اور ہماری ذمہ داریوں پر تقریر کرتے ہوئے استاد عیسی جوف نے نئی نسل کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا اور بتایا کہ خلافت حبل اللہ ہے اور اس سے وابستہ رہ کر ہی ہم ترقی کر سکتے ہیں۔

رات کا اجلاس جلسہ کا آخری اجلاس تھا۔آخری اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب نے مالی قربانی کی اہمیت واضح کی۔آپ نے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم نے سچے مومنوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس لئے چندہ جات کا نظام اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔یہی وجہ تھی کہ بانی جماعت نے چندہ جات کا نظام جاری فرمایا اور اس کو ایمان کی شرط قرار دیا۔اسی طرح اللہ کی راہ میں اولاد کو وقف کرنا بھی

باقی صفحہ نمبر 12پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: برطانیہ میں "ثقفی مذہب" کا خروج
از صفحہ نمبر 4

حَدِيْدًا اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ۔

(بنی اسرائیل:50-52)

ترجمہ: اورانہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جب ہم مرکر ہڈیاں ہوجائیں گے اور کچھ عرصہ کے بعد گل کر ہڈیوں کا بھی چورہ ہو جائیں گے تو ہمیں ازسرنو زندہ کیا جائے گا؟ اور کیا واقعی ایک نئی مخلوق کی صورت میں اٹھایا جائے گا؟ تُو انہیں کہہ کہ خواہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا یا کوئی اور ایسی مخلوق جو تمہارے دلوں میں سے ان سے بھی سخت نظر آتی ہو تب بھی تم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ یہ سن کر وہ ضرور کہیں گے کہ کون ہمیں دوبارہ زندہ کر کے وجود میں لائے گا۔ تُو انہیں کہہ کہ وہی خداتعالیٰ جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔

(2) وَقَالُوْآ ءَ اِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَ اِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ (السجدہ:11)

(3): وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَ اِذَا كُنَّا تُرَابًا ءَ اِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۔ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۔ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ (الرعد:6)

(4): وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَ اِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ۔ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۔ (النمل:68-69)

(5): بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِيْبٌ ۔ ءَ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۔ ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ (ق:3-4)

(6): ءَ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ۔ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ۔ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ (الصّٰفّٰت:17-19)

(7): وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ۔ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ۔

(الواقعہ:48-49)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ یہ جو منکرین حیات آخرت کا خیال ہوتا ہے کہ کیا جب ہم مٹی میں مرکھپ جائیں گے، زمین میں دفن کردئے جائیں گے، ہڈیاں چورہ چورہ ہو جائیں گی تو پھر ہم کو زندہ کیا جاسکے گا۔ ان کو حیرت اس بات سے ہوتی ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس جسم کو اکٹھا کر کے، ان ہڈیوں کو اکٹھا کر کے، ان ریزوں کو اکٹھا کر کے خداتعالیٰ کو بڑی مشکل پڑے گی ان کو پھر وہ انسان کیسے بنادے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو یہ کوئی مشکل نہیں ۔ اگر اللہ تعالیٰ کا یہی قانون ہوتا اور یہی منشاء ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس بات پر بھی قادر تھا، وہ ایسا ہی کر دیتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا منشاء اور ہے۔ بہرحال یہ جوان کا احساس اور تخیل ہے یہ غلط ہے۔ کیونکہ اس مادی جسم کے دوبارہ زندہ ہو کر اس جہان میں واپس آنے کا سوال نہیں ۔ دوبارہ زندگی اس جسم کے ساتھ نہیں ہوگی بلکہ ایک اور جسم کے ساتھ ہوگی اور ایک اور جہان میں ہوگی۔ جیسے (احقاف 34) میں فرمایا اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْیِ الْمَوْتٰى ۔ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ (الاحقاف: 34) کہ کیا وہ نہیں دیکھتے اور اس بات پر غور نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا۔ اور ان کی پیدائش سے وہ تھک نہیں گیا بے شک وہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ مُردوں کو زندہ کر دے (کیوں وہ اس بات پر قادر نہیں؟) وہ یقیناً اس بات پر قادر ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اب مَیں حیاۃُ الآخرۃ کے متعلق جو جوابات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دئے ہیں ان میں سے چیدہ چیدہ دلائل بیان کر دیتا ہوں:۔

فرمایا: اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ۔ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ۔ قَالَ مَنْ يُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِيْمٌ۔ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ۔ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ۔ اَوَلَيْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ (یٰسین: 78-82)

"کیا انسان نے غور نہیں کیا کہ ہم نے اُسے نطفے کی حالت سے پیدا کیا پھر وہ بحث میں پڑ جاتا ہے تو ہمارے متعلق تو وہ مثالیں دینے لگ جاتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کو اتنی قدرت حاصل ہے کہ ہم جب بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو پھر وہ ہم کو پیدا کر سکے گا۔ اور اس اعتراض میں وہ اپنی پہلی پیدائش کو بھول جاتا ہے"۔

گویا فرماتا ہے کہ اپنی پیدائش پر غور کرو تو تمہیں سمجھ آئے گی کہ تمہاری پہلی پیدائش کیسے ہوئی تھی۔ جس بات کی طرف ہم توجہ دلاتے ہیں انسان اس کی طرف توجہ نہیں کرتا اور اعتراض کرتا چلا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ کون ہے جو ہڈیوں کو زندہ کرے گا جبکہ وہ چور ہو چکی ہوں گی (اس کے جواب میں) انہیں کہہ دو کہ وہ خدا جس نے پہلی بار ان کو زندہ کیا تھا وہ اب بھی زندہ کرے گا۔ کیونکہ وہ ہر پیدائش کا خوب علم رکھنے والا ہے"۔

اس میں اشارہ ہے کہ دیکھو غور کرو کہ ہڈیاں پہلی بار کس طرح بنی تھیں ۔ کیا وہ اس طرح بنی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے کہیں سے چورہ لیا اور پھر ہڈیاں بنائیں ۔ ایسا تو نہیں ہوا۔ پس غور کرو کیسے بنی تھیں ۔ اس پر غور کرو گے تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ آئندہ کیسے بنیں گی۔ پھر مثال دی ہے "خدا وہ ہے جس نے سبز درخت سے آگ بنائی ہے جسے تم جلاتے ہو تو کیا جس خدا نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ان لوگوں کے مثل پیدا کر دے۔ ہاں وہ تو خلاق عظیم ہے۔"

یعنی فرماتا ہے اس بات پر غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے درخت پیدا کئے ہیں ۔ درخت بیج سے پیدا ہوتا ہے۔ بیج کے اپنے اندر رطوبت ہوتی ہے۔ پھر وہ اور رطوبت حاصل کرتا ہے اور پھوٹ پڑتا ہے ۔ پھر اس کا تنا بنتا ہے، پھر ٹہنیاں ہوتی ہیں، پھل پھول ہوتے ہیں۔ سب کے اندر رطوبت ہی رطوبت ہوتی ہے اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر یہ صفت بھی رکھی ہے کہ جب تمہیں جلانے کی ضرورت پڑتی ہے تو اس وقت اسی کو تم جلا بھی لیتے ہو۔ تو وہ چیز جو پانی سے پیدا ہوئی ہے اور اس کے ہر جزو میں پانی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر یہ استعداد بھی رکھی ہے کہ جب تمہیں ضرورت پڑے تو تم اسے جلا بھی سکتے ہو۔ اسی طرح تم اپنے متعلق بھی غور کرو۔ جب تم دیکھو گے کہ کس جوہر سے تمہاری پیدائش شروع ہوئی ۔ اس جوہر سے پیدا ہونے کے بعد جب تم نے یہ زندگی حاصل کر لی تو خداتعالیٰ نے تمہارے اندر بھی شجر اخضر کی طرح ایک قابلیت ودیعت کی ۔ یعنی تمہارے اندر ایک اور ہیئت کی زندگی کی استعداد رکھ دی ہے ۔ یہ زندگی تمہیں مرنے کے بعد حاصل ہوگی ۔ اس وقت جلنے والے شجر اخضر کی طرح پہلی زندگی ختم ہو جاتی ہے اور نئی زندگی ظاہر ہوتی ہے۔

پھر دیکھو اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیدائش کا پورا علم رکھتا ہے۔ آخر میں فرمایا کیا جس (خداتعالیٰ) نے زمین و آسمان پیدا کئے ہیں کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ وہ ان کے مثل اور پیدا کر دے وہ تو خلّاق عظیم ہے۔ گویا دوسری پیدائش کو اس رنگ میں پہلی پیدائش کا مثیل اور ظل قرار دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سرمہ چشم آریہ میں بیان فرمایا ہے کہ تم یہ جو کہتے ہو کہ مادے اور روح کو اللہ تعالیٰ پیدا نہیں کر سکتا۔ تو ایک ایک کر کے گویا تم اللہ تعالیٰ کی ساری صفات کا انکار کرتے ہو۔ پہلے تو خداتعالیٰ کی قدرت کا انکار کرتے ہو۔ آگے پھر اس کے علم کا بھی۔ ان کو یہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کامل علم کا انکار کیسے ہو سکتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جس کو کامل علم ہوگا اس کو کامل قدرت بھی حاصل ہوگی۔ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ۔ ہر قسم کی پیدائش کا اس کو علم ہے۔ پھر فرمایا کہ ہم اس کائنات کے علاوہ اور کائناتیں بھی بنا سکتے ہیں۔ اور بنائیں گے۔ اور ان میں تمہاری زندگی ہوگی۔ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ وہ قدرت رکھنے والا اور پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا۔ اور پھر کامل علم بھی رکھتا ہے۔

یہ تو ان کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ کون دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور کیسے کرے گا؟

پھر قرآن مجید میں نطفہ سے پیدائش کی طرف جو بار بار توجہ دلائی گئی ہے اس میں بھی بہت حکمت ہے مثلاً سورۃ الحج آیت 6-7 میں فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ۔ وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ۔ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا۔ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْیِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ (الحج:6-7)

کہ اے لوگو! اگر تمہیں دوبارہ زندگی کے متعلق شک ہے (اور تمہاری طبیعت میں اس کو ماننا مشکل ہے) تو غور کرو کہ تمہاری موجودہ پیدائش کہاں سے ہوئی؟ مٹی سے پھر نطفہ سے ہوئی ہے۔

مٹی سے غذائی اجزاء اخذ کر کے نہاں در نہاں اور عجب در عجب تغیرات کے ایک لمبے سلسلہ کے نتیجہ میں نطفہ تیار ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہیں سے ہڈیاں لیں اور ڈھانچہ بنایا اور کہا کہ کھڑا ہو جا اور انسان بن گیا۔

اسی طرح کہیں سے شروع ہو کر کئی تغیرات کے نتیجہ میں انسان کے جسم میں وہ جوہر پیدا ہوتا ہے جس سے پھر انسان کی اگلی پیدائش کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور یہ چیز خود اپنے اندر پیدائش کی ایک حیرت انگیز مثال رکھتی ہے۔ اس میں ایک قطرے کے بھی کروڑویں در کروڑویں حصہ میں جو طاقتور سے طاقتور خوردبین سے بھی نظر نہیں آسکتا انسان کی پیدائش کی بنیاد رکھی جاتی ہے گو جہاں تک ہماری آنکھوں کا تعلق ہے یا ہمارے احساسات کا تعلق ہے گویا ایک قسم کی نیست سے ہست شروع ہوتا ہے۔ اور پھر وہ ہے ایسی لطیف شے کہ سائنس دانوں کا بیان ہے کہ اس باریک در باریک اور لطیف در لطیف جوہر کے اندر تمام انسانی استعدادیں اس کی ابتدائی حالت میں بھی موجود ہوتی ہیں۔ اور تمام قویٰ اور اعضاء کی کیفیت اس میں پائی جاتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنی حکمت سے اس جوہر کو ایک موزوں جائے قرار میں ایک معین اور مناسب مدت تک ٹھہرا کر اس کی نشوونما کا سلسلہ جاری فرماتا ہے ۔ یہ وہ سلسلہ ہے جس کی طرف بار بار توجہ دلائی جاتی ہے کہ اپنی پہلی پیدائش پر غور کرو تو تمہاری سمجھ میں آنا شروع ہو جائے گا کہ تمہاری آئندہ پیدائش کیسے ہوگی؟

یہ جوہر کئی حالتوں سے گزرتا ہے۔ جمے ہوئے لہو کی شکل اختیار کرتا ہے، گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے اور پھر اس میں ہڈیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا جاتا ہے اور ایک نئی پیدائش ہوتی ہے یعنی اس کے اندر سے روح پیدا ہوتی ہے۔ پھر یہ روح و جسم کا پُتلا اس دنیا میں ظاہر ہوتا ہے اور اس میں نشوونما پانا شروع کر دیتا ہے۔ بچے سے جوان ہوتا ہے، جوان سے بوڑھا ہوتا ہے اور بڑھاپے میں انحطاط کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ یہ جسم چونکہ اپنا کام ختم کر چکا ہوتا ہے اس لئے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ وہ قادر خدا جس نے پیدائش کا سلسلہ نطفہ کی ابتدائی حالتوں سے یوں جاری کیا اور اسے ایک تکمیل تک پہنچایا کیا اس بات پر قادر نہیں کہ وہ پھر روح سے شروع کر کے اور روح کو بمنزلہ نطفہ قرار دے کر ایک خلق آخر یعنی دوسری پیدائش عطا کرے جس کی تکمیل کے دوران میں اسی روح کے اندر تمام وہ قویٰ نشوونما پائیں جو حیات آخرت کے لئے موزوں اور ضروری ہیں جیسے انسان کی موجودہ تکوین (حیاۃ دنیوی) کے لئے موزوں، مناسب اور ضروری قویٰ کا نشوونما ہوا۔

حیات اُخروی کا حیات دنیوی کے ساتھ تعلق اور سلسلہ فہم انسانی کے قریب تر کرنے کے لئے یہ مثال سب سے واضح تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف بار بار قرآن کریم میں توجہ دلائی ہے۔

انگریزی میں مَیں یہ مضمون لکھوا رہا تھا تو اس میں مَیں نے سورۃ مومنون کی ان آیات کا ترجمہ اپنی سیکرٹری کو جو ان دنوں وہاں عدالت میں کام کرتی تھی لکھوایا۔ وہ کالج میں داخل ہونے والی تھی۔ میڈیکل کالج میں داخل ہونے سے پہلے انسان کو جتنی ضرورت ہوتی ہے اتنی تعلیم وہ حاصل کر چکی تھی۔ شریف عورت تھی اور چھٹیوں کے بعد اس نے اپنی یونیورسٹی میں چلے جانا تھا۔ جب مَیں نے اس کا ترجمہ لکھوانا ختم کیا۔ وہ اپنی پنسل رکھ کر کچھ حیران سی بیٹھ گئی تو مَیں نے کہا کہ کیا بات ہے۔ کہنے لگی کہ جو باتیں آپ نے لکھوائی ہیں سائنس نے پچھلے سو دو سو سال میں معلوم کی ہیں۔ پہلے تو معلوم نہیں تھا کہ پیدائش کیوں اور کیسے ہوتی ہے؟ اور کہنے لگی یہ تیرہ سو سال پہلے قرآن میں لکھی ہیں۔ مَیں نے کہا ہاں لکھی ہیں"۔

("حیات آخرت" صفحہ 12 تا 23 ناشر مہتمم نشر واشاعت نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ۔تاریخ اشاعت دسمبر 1960ء)

حمل کے عوارض اور تسہیل ولادت کے لئے ہومیو پیتھک دوائیں

(ڈاکٹر حفیظ بھٹی ۔ لندن)

قرآن مجید کی سورۃ الزمر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''وہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں پیدا کرتا ہے۔ ایک پیدائش کے بعد دوسری پیدائش میں بدلتے ہوئے تین ظلمتوں میں سے گزار کر''۔(الزمر آیت نمبر 7)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''اس کے معنے ہیں کہ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو تین وقت اس پر خطرہ کے آتے ہیں جب ڈر ہوتا ہے کہ ذرا سی بے احتیاطی سے اسقاط ہوجائے گا۔یعنی دوسرے سے تیسرے مہینہ تک۔ پھر تیسرے سے پانچویں مہینہ تک اور پھر آٹھویں مہینے کے شروع میں۔ چنانچہ طبی طور پر اس کا تجربہ کیا گیا ہے کہ یہ تین وقت ہی زیادہ تر اسقاط کے ہوتے ہیں''۔

(تفسیر صغیر زیر سورۃ الزمر آیت 7)

موجودہ دور میں جدید میڈیکل سائنس کی ترقی اور طبی امداد کی سہولیات کے باعث حاملہ خواتین کو جب اسقاط حمل (Miscarriage) کا خطرہ ہو تو بروقت طبی امداد فراہم پہنچا کر بچے اور ماں کی زندگی بچالی جاتی ہے۔لیکن ہومیو پیتھک طریقۂ علاج میں حاملہ خواتین کو اُن کی تکالیف اور علامات کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر شروع حمل سے ہی ہومیو پیتھک ادویات استعمال کرائی جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف اسقاط کا خطرہ ٹل جاتا ہے بلکہ بچہ کی پیدائش کے وقت بھی آسانی پیدا ہوجاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دوران حمل کی تکالیف اور تسہیل ولادت کے لئے اپنے تجربات کی روشنی میں جن دواؤں کو مفید بتایا ہے اور جن کی بدولت خاکسار اور خاکسار کے ساتھ کام کرنے والی ٹیم کے ڈاکٹروں کے مشورہ سے روزمرہ درجنوں مریض شفا پارہے ہیں الفضل انٹرنیشنل کے قارئین کے استفادہ کے لئے ذیل میں اُن دواؤں کا تفصیلی بیان پیش خدمت ہے ۔لیکن اس درخواست کے ساتھ کہ ہومیو پیتھک دواؤں کا غلط استعمال فائدہ کی بجائے نقصان کا باعث بن سکتا ہے اس لئے ہمیشہ اس سلسلہ میں کسی مستند ہومیو پیتھک ڈاکٹر کی رائے لینا بے حد ضروری ہے۔

حمل کے ابتدائی دو تین ماہ میں اسقاط کے رجحان کو روکنے کے لئے ادویہ

جیسا کہ شروع میں بتایا گیا ہے کہ ایک حاملہ خاتون کے لئے تین مراحل ایسے ہوتے ہیں جب اسقاط (Miscarriage) کا خطرہ ہوتا ہے۔ اگر کسی خاتون کو دوسرے یا تیسرے ماہ میں (چھٹے سے تیرھواں ہفتہ)ایک یا ایک سے زیادہ دفعہ اسقاط ہوا ہو تو ایسی صورت میں حاملہ ہوتے ہی سبائنا (Sabina) اور کالی کارب (Kali Carb) 30 کی طاقت میں ملا کر صبح و شام پانچویں ماہ (22 ویں ہفتہ) تک استعمال کروائی جائے۔

❖......لیکن اگر کسی خاتون کی اسقاط کی ہسٹری نہ ہو یا پہلا حمل ہو اور ابتدائی مہینوں میں خون کا داغ لگنا شروع ہوجائے یا شدید کمر درد کی تکلیف ہو تو بھی سبائنا اور کالی کارب 30 میں ملا کر تیسرے ماہ کے آخر تک صبح و شام استعمال کرے۔

❖......لیکن اگر اس کے ساتھ سرخ رنگ کا خون بہنا شروع ہو جائے تو ان دونوں دواؤں کو دن میں تین بار کر دیں اور اس کے ساتھ وائبرنم اُپلس (Viburnum Opulus) مدر ٹنکچر (Q) پانچ پانچ قطرے صبح و شام استعمال کرانے سے اللہ کے فضل سے جریانِ خون رُک جاتا ہے اور اسقاط کا خطرہ ٹل جاتا ہے۔ایسی صورت میں مریضہ کو فوراً ہسپتال بھی جانا چاہئے تا کہ صحیح صورت حال واضح ہو سکے۔ بعض اوقات خون کا داغ تیسرے ماہ کے بعد بھی لگتا رہتا ہے ۔ایسی صورت میں پانچویں ماہ کے اختتام تک سبائنا اور کالی کارب کو 30 کی طاقت میں جاری رکھنا چاہئے۔

متلی اور الٹیوں کی تکلیف کے لئے

عموماً پہلے تین مہینوں میں حاملہ خواتین کو متلی اور الٹیوں کی تکلیف شروع ہوجاتی ہے جس کے لئے بہت سی دوائیں مفید بتائی جاتی ہیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی تیار کردہ دوائی ''پپلی''(Pipli) 6 طاقت میں بہت کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ یہ دن میں تین سے چار بار لی جاتی ہے۔ اگر اس سے مکمل افاقہ نہ ہو تو اس کے ساتھ نکس وامیکا (Nux Vomica) اور اپیکاک (Ipecac) دونوں 30 طاقت میں ملا کر 'پپلی' (Pipli) کے ساتھ دن میں دو دو بار ادل بدل کر استعمال کریں۔ اگر پھر بھی افاقہ نہ ہو تو ان دواؤں کے ساتھ سیمفوریکا رپس (Symphoricarpus) 200 طاقت میں ہفتہ میں ایک سے دو بار استعمال کرنے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔

تیسرے، پانچویں اور ساتویں ماہ میں اسقاط کے رجحان کو روکنے کے لئے دوائیں

جن خواتین میں اسقاط حمل کی ہسٹری ہو اور تیسرے، پانچویں یا ساتویں ماہ میں ایک یا ایک سے زائد بار اسقاط (Miscarriage) ہوئے ہوں تو ایسی تمام خواتین کو تیسرے ماہ کے اختتام پر کولوفائیلم (Caulophyleum) 200 طاقت میں ہفتہ میں ایک بار شروع کرا دینی چاہئے اور ساتویں ماہ (30 ویں ہفتے) کے اختتام تک لیتے رہنا چاہئے۔

❋...... اگر حاملہ کا ہیموگلوبن (Haemoglobin) کم ہو، کام کرتے وقت کمزوری محسوس ہو اور سانس پھول جائے تو ایسی صورت میں فیرم فاس ،کالی فاس اور کلکیریا فاس (Ferr.Phos+ Kali Phos + Calc.Phos) 6X میں ملا کر روزانہ ایک خوراک دو ماہ استعمال کرنے سے نہ صرف کمزوری دور ہوجاتی ہے بلکہ حمل کے ضائع ہونے کے امکانات بھی کم ہوجاتے ہیں۔

❋...... **اسی طرح آخری دو یا تین مہینوں میں اگر بچہ کمزور ہو** تو اس کی نشو ونما کے لئے مندرجہ بالا نسخہ دن میں ایک بار استعمال کرنا مفید ہے ۔لیکن ان دواؤں کا زیادہ یا بے جا استعمال بجائے فائدہ کے نقصان کا باعث بن سکتا ہے اس لئے احتیاط کو ملحوظ رکھنا چاہئے ۔اسی طرح عام خوراک میں روزانہ ایک سیب، دو سے تین گلاس دودھ، ایک عدد انڈہ اور سلاد وغیرہ کا استعمال حاملہ خواتین اور بچے کی عمدہ صحت کے لئے بہت ضروری ہے۔

حمل کے آٹھویں ماہ کے آغاز پر دی جانے والی دوائیں

آٹھویں ماہ کے شروع ہونے پر تمام حاملہ خواتین کو کولوفائیلم (Caulophyllum) اور پلسٹیلا (Pulsatilla) 200 کی طاقت میں باری باری ہفتہ میں ایک ایک بار شروع کر لینی چاہئے اور جب وضع حمل کی مقررہ تاریخ میں دس دن رہ جائیں تو ان دواؤں کو بند کر دیں اور سمی سی فیوجا (Cimicifuga) اور پلسٹیلا (Pulsatilla) 30،30 کی طاقت میں باری باری روزانہ ایک خوراک شروع کریں اور وضع حمل کی دردیں شروع ہونے تک لیتی رہیں۔ ان دواؤں کے استعمال سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وضع حمل تک کے تمام مراحل بخیر و خوبی انجام پذیر ہو جاتے ہیں۔

حمل کے دوران بعض ممکنہ تکالیف کے لئے ادویہ

اس سے پہلے کہ وضع حمل کے وقت کی دواؤں کا بیان کیا جائے مندرجہ بالا علامات اور دواؤں کے علاوہ بعض تکالیف ایسی ہوتی ہیں جن میں ہر حاملہ خاتون مبتلا نہیں ہوتی بلکہ شاذ و نادر ایسی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں جن سے حاملہ خواتین مختلف عوارض کا شکار ہو جاتی ہیں اس لئے ان تکالیف سے متعلق دواؤں کا ذکر کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔

❋...... **حمل کے ابتدائی مہینوں میں** جبکہ متلی اور اُلٹیوں کی تکلیف ہوتی ہے ایسے میں بعض خواتین کے منہ میں تھوک کی زیادتی کی شکایت ہو جاتی ہے جس کے لئے کریئوزوٹم (Kreosotum) 30 کی طاقت میں ہفتہ دس دن صبح اور شام ایک ایک خوراک کھانے سے اللہ کے فضل سے آرام مل جاتا ہے۔

❋...... **اگر کوئی خاتون دوران حمل کسی حادثہ کا شکار ہو جائے یا پاؤں پھسلنے سے گر جائے** تو فوری طور پر آرنیکا (Arnica) 1000 میں ایک خوراک دینی چاہئے یا آرنیکا (Arnica) 200 طاقت میں تین دن تک صبح اور شام ایک ایک خوراک لیں اور مزید تین ہفتوں کے لئے ہفتہ میں ایک خوراک لیتی رہیں۔

❋...... دانت درد کے لئے مگنیشیا کارب (Mag. Carb) 30 طاقت میں بہت مفید دوا ہے۔حیض کے دوران دانتوں میں درد کے لئے بھی یہ دوا فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

❋...... **دوران حمل ایک شکایت پیشاب میں انفیکشن کی بھی ہو جاتی ہے** جس کے لئے سلفر (Sulphur) اور پائروجینم (Pyrogenium) 200 طاقت میں ملا کر ہفتہ میں ایک بار لینے سے اس تکلیف سے شفا مل جاتی ہے۔

❋......**اس کے علاوہ اگر پیدائش کے بعد انفیکشن (Infection) سے بخار ہو جائے جس کو** پرسوتی بخار کہا جاتا ہے تو ان دواؤں کا تین دن روزانہ صبح اور شام استعمال کریں اور جب بخار ٹوٹنا شروع ہو جائے تو کم از کم تین دن روزانہ ایک بار اور آرام آنے پر ہفتہ میں ایک یا دو بار چند ہفتے تک استعمال کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ان دو دواؤں کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''اس تعفنی بخار کی اس سے بہتر کوئی دوا میرے علم میں نہیں''۔

❋...... **حمل کے دوران قبض یا بواسیر کی تکلیف کے لئے** نکس وامیکا (Nux Vomica) اور کولنسونیا (Collinsonia) دو بہترین دوائیں ہیں۔ ان کو 30 کی طاقت میں ملا کر دن میں دو سے تین بار لینے سے اللہ کے فضل سے اس تکلیف سے شفا مل جاتی ہے۔

❋......**اسی طرح اگر خواتین میں بے خوابی کی تکلیف ہو جائے** تو کافیا (Coffea) 30 میں رات کو ایک خوراک لینے سے بے خوابی کی تکلیف میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

رحم مادر میں بچے کی پوزیشن صحیح نہ ہونے کے لئے ادویہ

اب مَیں دو ایسی تکلیفوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن میں اللہ کے فضل سے ہومیو پیتھک دوائیں معجزانہ طور پر شفا کا کام کرتی ہیں۔ اور وہ ہے بچے کی پوزیشن۔

❋......**اگر بچہ الٹا یعنی Breach پوزیشن** میں ہو تو پلسٹیلا (Pulsatilla) 200 کی طاقت میں ایک خوراک لیں ۔ اگر تین دن تک پوزیشن درست نہ ہو تو دوسری خوراک لے لیں۔ انشاء اللہ دو خوراکوں میں بچے کی پوزیشن صحیح ہو جاتی ہے۔

❋......**لیکن اگر بچہ ٹیڑھی یعنی Transvers / Crosswise پوزیشن میں** ہو تو آرنیکا (Arnica) اور کولوفائیلم (Coulophylum) 200 کی طاقت میں ملا کر چند دن روزانہ ایک خوراک لینے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچہ اپنی پوزیشن درست کر لیتا ہے۔

❋......**اسی طرح اگر بچہ کے تھیلی کی نالی (Placenta Praevia) رحم کی گردن کے ساتھ جڑی ہوئی ہو۔** تو اس خطرناک صورت حال میں بھی آرنیکا (Arnica) اور کولوفائیلم (Coulophylum) 200 کی طاقت میں ملا کر حیرت انگیز اثر دکھاتی ہیں۔

❋......**اگر بچہ کی تھیلی (Placenta) نیچے کو ڈھلک جائے** تو پلسٹیلا (Pulsatilla) 200 کی طاقت میں چند دن روزانہ ایک خوراک دینا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

وضع حمل کی دردیں
اوراُن سے متعلق معاون دوائیں

(1) اکٹیاریسی موسا یاسمیسی فیوجا (Actaea racemosa or Cimicifuga): جب وضع حمل کے وقت دردیں اٹھیں اور بچے کو باہر دھکیلنے کی بجائے دائیں بائیں پھیل جائیں اور کولہوں میں تشنج (Spasm) کی علامات ظاہر ہوں تو ایسے میں سمیسی فیوجا(Cimicifuga) 200 کی ایک خوراک دینے سے دردیں نارمل ہوکر صحیح رُخ اٹھتی ہیں اور بچے کی ولادت آسانی سے ہوجاتی ہے۔

(2) کولوفائیلم (Caulophylum): وضع حمل میں استعمال ہونے والی دواؤں میں کولوفائیلم ایک اہم دوا ہے۔ جب مریضہ کی دردیں رانوں کے اندر سے نیچے اُتر کردائیں بائیں پھیل جاتی ہیں اوررحم کا منہ نہیں کھلتا تو ایسے میں کولوفائیلم (Caulophylum) 200 کی ایک خوراک اور حسب ضرورت دو یا تین گھنٹے بعد دوسری خوراک دینے سے دردیں صحیح رُخ اختیار کرلیتی ہیں۔

(3) جیلسیمیم (Gelsemium): یہ بھی وضع حمل کی دردوں میں استعمال ہونے والی اہم دوا ہے۔ جبکہ دردوں کا زور کمر پر ہواور دردیں نیچے جاکر واپس کمر میں آتی ہیں تو ایسے میں جیلسیمیم (Gelsemium) 200 کی طاقت میں بہت مفید ہے۔

(4) کالی کارب(Kali Carb): جب وضع حمل کی دردوں کا زوررحم کے اندر کی طرف جانے کی بجائے دائیں اور بائیں رانوں کی بیرونی سمت میں پھیل جائے تو ایسے میں کالی کارب (Kali Carb) 200 طاقت میں ایک خوراک مریضہ کو دینے سے وضع حمل میں آسانی پیدا کردیتی ہے۔

(5) پلسٹیلا(Pulsatilla): یہ دوائی بھی وضع حمل کے وقت کی ایک بہت ہی اہم دوا ہے جبکہ مریضہ کوکمزور دردیں اٹھ رہی ہوں تو پلسٹیلا (Pulsatilla) 200 طاقت میں ایک خوراک کمزور دردوں کو طاقت دینے کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے اوراگر 200 طاقت دینے سے بھی دردیں کمزور رہیں تو پھر پلسٹیلا (Pulsatilla) 1000 طاقت میں دلوانی چاہئے۔

(6) سیکیل کور (Secale Cor.): اگر وضع حمل کے وقت دردیں صحیح سمت میں آرہی ہوں اور کمزور بھی نہ ہوں لیکن فمِ رِحم (Cervix) میں سخت اینٹھن (Spasm) کی وجہ سے بچہ پیدا ہونے میں دشواری ہورہی ہوتو ایسے میں مریضہ کوفوری طور پر سیکیل (Secale Cor.) 200 کی طاقت میں ایک خوراک دلوائیں اور حسب ضرورت دہرائی بھی جا سکتی ہے۔

(7) کالی فاس اورمیگنیشیا فاس (Kali Phos & Mag.Phos): ان دونوں دواؤں کی 6X میں چند گولیاں آدھا گلاس نیم گرم پانی میں ڈال کر حل کر لیں اور جب دردیں تین یا چار منٹ کے وقفہ سے اٹھ رہی ہوں اوران کا دورانیہ 40 اور 50 سیکنڈ کا ہوتو اس پانی کو پندرہ پندرہ منٹ کے وقفہ سے گھونٹ گھونٹ مریضہ کو پلانے سے وضع حمل میں بہت سہولت پیدا کر دیتا ہے۔ بعض اوقات خواتین دردیں شروع ہوتے ہی ان دواؤں ملے پانی کو پینا شروع کردیتی ہیں جس سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ بعض کیسز میں دردیں رُک جاتی ہیں۔

وضع حمل کے بعد

❁......وضع حمل کے بعد مریضہ کو آرنیکا (Arnica) 1000 طاقت کی ایک خوراک کھلا دیں اورحسب ضرورت ہفتہ دس دن کے بعد دھرائی جاسکتی ہے۔

❁......لیکن اگر بچہ آپریشن (Caesarean Section) کے ذریعہ پیدا ہوا ہے تو ایسی صورت میں آرنیکا(Arnica) اورسٹیفی سیگریا(Staphysagria دونوں دوائیں 200 کی طاقت میں ملا کر پہلے تین دن صبح اورشام ایک ایک خوراک کھلائیں۔ اس کے بعد تین سے چار ہفتے، ہفتہ میں دو بار استعمال کرنے سے مریضہ کے زخم جلد مندمل ہوجاتے ہیں۔

❁......اس مضمون کوختم کرنے سے پہلے ایک اور بات کی وضاحت کردینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ عموماً ہرعورت بشمول خاوند نرینہ اولاد کے خواہشمند ہوتے ہیں جس کے لئے جیسے ہی عورت امید سے ہو یعنی حمل کے ابتدائی ایام میں آرم میور (Aurum Mur.) CM کی ایک خوراک دینے سے خداتعالیٰ کے فضل سے اکثر بیٹا پیدا ہوتا ہے لیکن اگر زیادہ دن اوپر ہوجائیں تو پھر یہ دوا بے اثر ہوجاتی ہے۔ اورنہ ہی اس دوا کودہرانا چاہئے۔

خواتین کے بعض طبقوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ آرم میور (Aurum Mur.) CM لینے سے ضرورلڑکا پیدا ہوتا ہے اور اگرحمل لڑکی کا ہوگا تو اس کا اسقاط یعنی (Miscarriage) ہوجائے گا۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ آرم میور کھانے سے قومی امکان لڑکا پیدا ہونے کے ہوتے ہیں لیکن مَیں ذاتی طور پر کئی ایسی خواتین کو جانتا ہوں جن کوآرم میور صحیح وقت پر کھلائی گئی لیکن اس کے باوجود لڑکی پیدا ہوئی۔ اوردوسری بار بھی لڑکی پیدا ہوئی اور خدا کے فضل سے صحتمند اورتوانا پیدا ہوئیں اور کوئی Miscarriage وغیرہ نہیں ہوا۔ اس لئے ہمیشہ یادرکھیں کہ سنی سنائی باتوں پرکان نہ دھریں اوردوائی اور علاج معالجہ کے سلسلہ میں ہمیشہ کسی مستند ڈاکٹر کے مشوروں پرعمل کریں۔

آئیں ہم سب مل کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے جنہوں نے ہومیوپیتھی کا یہ بیش قیمت علم ہم تک پہنچایا اوراس بابرکت اور روحانی علاج کی ایسی سہولتیں مہیا فرمائیں جن سے روزانہ ہزاروں احمدی احباب وخواتین ہی مستفیض نہیں ہو رہے بلکہ غیر از جماعت کی ایک کثیر تعداد بھی استفادہ کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ خلافت کی ان برکات کو ہمیشہ قائم ودائم رکھے اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے سب مریضوں کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطافرمائے۔ (آمین ثم۔آمین)

❁❁❁❁❁❁

جمہوریہ کیمرون (Cameroon) میں
جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ’’مسجد الھُدیٰ‘‘ کا بابرکت افتتاح

(رپورٹ:عبدالخالق نیّر۔ مبلغ انچارج نائیجیریا)

جمہوریہ کیمرون کے جنوب مغربی صوبے کے چھوٹے شہر مامفے (Mamfe) میں آج سے گیارہ سال قبل چند مسلمانوں نے بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ اس کے بعد اس علاقہ میں تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا اور 2004ء میں یہاں کی مسلمان ہاؤسا کمیونٹی کے سارے لوگوں نے احمدیت قبول کرلی جن کی تعداد 500 سے زائد تھی۔ ان کے علاوہ چند دوسرے لوکل قبائل کے لوگوں نے بھی بیعت کی۔ الحمدللہ علی ذلک

مقامی لوگوں میں سے ایک نوجوان محمد صالح صاحب نے جامعہ احمدیہ الارو سے جامعہ کا کورس پاس کرکے تقریباً چھ سال تک جماعت کی خدمت کی اور 2006ء میں ایک مختصر بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے علاوہ نائیجیریا سے معلمین اورمبلغین تبلیغ وتربیت کے لئے جاتے رہے۔

2005ء میں نومبائعین نے پرانی مسجد گرا کرنئی مسجد بنانے کا پروگرام بنایا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری اوردعاؤں کے ساتھ مورخہ 22/مئی 2005ء کو مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور تقریباً دوسال تک یہ کام چلتا رہا اور مورخہ 23/مارچ 2007ء بروز جمعۃ المبارک اس مسجد کے افتتاح کے لئے مقرر کیا۔ لیکن گورنمنٹ کے بعض اور پروگراموں کی وجہ سے 30/مارچ 2007ء کومکرم امیر صاحب نائیجیریا ڈاکٹر ایم اے فشولہ صاحب نے افتتاح فرمایا۔ الحمدللہ۔

یہ مسجد 33 فٹ چوڑی اور 65 فٹ لمبی ہے۔ اس دومنزلہ مسجد میں 500 سے زائد نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ عورتوں کے لئے اوپر کی منزل میں ہی وضووغیرہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ مسجد گنبد اوردو میناروں کے ساتھ شہر کی خوبصورتی کا مرکز ہے۔ پورے ساؤتھ ویسٹ صوبہ میں ’’مسجد الھُدیٰ‘‘ سب سے بڑی اور خوبصورت مسجد ہے۔ مسجد کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ’’مسجد الھُدیٰ‘‘ عطافرمایا تھا۔ یہ نام خداتعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول ہوا اور پسند کیا گیا ہے۔ افتتاحی تقریب میں شہر کے میئر اور سنٹرل ڈویژنل آفیسر (SDO) نے شرکت کی۔ دونوں عیسائی تھے۔ انہوں نے مسجد کے نام کو بہت پسند کیا۔ انہوں نے اپنی تقاریر میں کہا کہ امید ہے کہ اس مسجد سے نام کے مطابق پیار، محبت اوراخوت کی ہدایت ملتی رہے گی۔

مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے ساڑھے بارہ بجے دعا کے ساتھ مسجد کا افتتاح فرمایا اور جمعہ کی نماز ادا کی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ جماعت کیمرون کو ایسی کئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق دے اور یہ مسجد بہتوں کی ہدایت کا مرکز بنے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

پیٹ کے امراض۔ ایمرجنسی ہومیوپیتھک ادویہ

❁......Food Poisoning میں ابتدائی دوا کے طور پر نکس وامیکا(Nux Vomica) دیں۔

❁......اگر زہریلی غذا خصوصًا خراب گوشت کا استعمال ہوگیا ہوتو گرم پانی پلاکر قے کروانے کی کوشش کریں اورنکس وامیکا (Nux Vomica) دیں۔

❁......اگرمنہ یا گلے میں خشکی ہواورزیادہ مقدار میں پانی کی پیاس ہوتو برائیونیا(Bryonia) دیں۔

❁......شدید بے چینی اور گھبراہٹ میں آرسینک(Arsenic) دیں۔

❁......نمایاں طور پر شدید ٹھنڈے پانی کی پیاس ہوتو فاسفورس(Phosphorus) دیں۔

❁...... اگرشدید کمزوری ہو تو کاربوویج (Carboveg) دیں۔

❁...... پیٹ درد میں علامات کے مطابق نکس وامیکا اور برائیونیا (Nux Vomica & Bryonia) دیں۔

اگرفرق نہ ہوتو کالوسنتھ (Colocynth) دیں۔ خصوصًا جب مریض درد سے دوہرا ہورہا ہوتو یہ دوا دیں۔

❁......ہوا کی وجہ سے پیٹ میں درد ہوتو کاربوویج(Carboveg) دیں۔

❁...... پیٹ کے دائیں طرف شدید درد ہو توبرائیونیا(Bryonia) دیں۔

❁......باربار کم مقدار میں پاخانہ آرہا ہو۔ پاخانہ کے ساتھ آنووں آرہی ہو یا خون آرہا ہوتو مرک سال(Merc Sol) دیں۔

❁......گرمی کے نتیجہ میں پیچش ہوتو ایکونائٹ (Acconite) دیں۔

❁......اگر شدید بے چینی اور شدید کمزوری ساتھ ہواورکم مقدار میں مریض باربار پانی پی رہا ہوتو آرسینک(Arsenic) دیں۔

❁......اگرٹھنڈے پانی کی شدید خواہش ہوتو فاسفورس(Phosphorus) دیں۔

❁......پانی کافی مقدار میں مریض پی رہا ہولیکن پھر بھی منہ میں خشکی ختم نہ ہو تو برائیونیا (Bryonia) دیں۔

❁......غصہ اور چڑ چڑا پن ساتھ ہوتونکس وامیکا (Nux Vomica) دیں۔

❁......زیادہ اسہال کی وجہ سے پانی کی کمی ہو گئی ہو تو اس کے بداثرات دور کرنے کے لئے چائنا(China) دیں۔

❁......پیٹ میں ہوا ہو تو کاربوویج (Carboveg) دیں۔ خصوصاً جبکہ ہوا اوپر سر کی طرف چڑھ رہی ہو۔ اگر فرق نہ پڑے تو چائنا(China) دیں۔

❁......قبض میں برائیونیا(Bryonia) دیں۔ اگرفرق نہ پڑے تو نیٹرم میور(Nat.Mur) دیں۔

☾☾☾☾☾☾

نماز جنازہ حاضر

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 28 رمئی 2007ء قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن میں **مکرمہ نور بیگم صاحبہ (آف ہنسلو۔اہلیہ مکرم چوہدری محمد نذیر باجوہ صاحب مرحوم)** نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرمہ نور بیگم صاحبہ 23۔مئی 2007 کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نہایت نیک، دعا گو، تہجد گزار اور جماعت کے ساتھ گہری وابستگی رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم قریشی محمد اکمل صاحب (آف افضل برادرز گولبازار ربوہ)

مکرم قریشی محمد اکمل صاحب 14۔اپریل کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت حافظ محمد حسین صاحب قریشی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے اور مکرم قریشی محمد افضل صاحب مرحوم مربی سلسلہ کے چھوٹے بھائی اور مکرم قریشی محمد انور صاحب مربی سلسلہ (نائب ناظر بیت المال خرچ) کے والد تھے۔ تقسیم ملک کے بعد جھنگ میں آکر ٹھہرے۔ کوئٹہ شفٹ ہونے کی تجویز پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رحمہ اللہ سے مشورہ کیا۔ حضور نے فرمایا: ''ابھی جہاں ہیں وہیں بیٹھے رہیں مرکز بن رہا ہے۔ مرکز بننے پر وہاں آجائیں''۔ ربوہ کا قیام عمل میں آیا تو ربوہ آگئے اور آپ نے ربوہ کے پہلے دکاندار اور پہلے سیکرٹری مال ہونے کا شرف پایا۔ افضل برادرز کے نام سے دکان کی۔ نمازوں کے دوران دکان بند کر کے بیت الذکر میں باجماعت نماز ادا کرتے۔ ربوہ میں پہلا نلکا لگانے کا بھی شرف حاصل ہے۔ مرحوم کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت تھی۔ مرحوم نہایت نیک ،ملنسار اور ہر ایک سے نرمی سے پیش آنے والے ہمدرد انسان تھے۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(2) مکرم کریم احمد نعیم صاحب (آف امریکہ۔ ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام)۔

مکرم کریم احمد نعیم صاحب 23۔مئی کو ہوسٹن امریکہ میں بعمر تقریباً 78 سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام و معالج حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ 1948 میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ارشاد کے مطابق فرقان فورس میں شامل ہو کر 3 ماہ کشمیر کے محاذ پر بھی رہے۔ آپ نے 16 سال بطور صدر جماعت داؤد خیل و امیر ضلع میانوالی جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ امریکہ آنے کے بعد نیویارک اور نیو جرسی کی جماعتوں میں مختلف خدمتوں کی توفیق پائی۔ آپ کو دو مرتبہ حج بیت اللہ اور 3 مرتبہ عمرہ کرنے کی توفیق بھی نصیب ہوئی۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے مکرم منعم احمد نعیم صاحب نائب امیر یو ایس اے وایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیومنٹی فرسٹ یو ایس اے ہیں۔

(3) مکرمہ طاہرہ قادر صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالقادر شہید آف فیصل آباد)

مکرمہ طاہرہ قادر صاحبہ 7۔مئی کو 81 سال کی عمر میں امریکہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نہایت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب (آف ربوہ)

مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب یکم۔ مئی کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحوم موصی تھے۔ آپ نے لمبا عرصہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل آپ کا شمار احمدیت کے شدید معاندین میں ہوتا تھا مگر احمدی ہونے کے بعد آپ کی کایا ہی پلٹ گئی اور جماعت کے ساتھ آپ نے ہمیشہ اخلاص اور وفا کا تعلق قائم رکھا۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب زیمبیا میں مشنری انچارج کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(5) مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب (آف جرمنی)

مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب 21۔مارچ کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے حلقہ نور کراچی اور جرمنی میں مختلف شعبہ جات میں خدمات سلسلہ کی توفیق پائی۔ دونوں جگہوں پر آپ بچوں کی تربیتی کلاسز بھی بڑی باقاعدگی سے لیتے رہے۔ جرمنی میں قاضی سلسلہ بھی رہے۔ آپ موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(6) مکرمہ نجم النساء صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم)۔قادیان

مکرمہ نجم النساء صاحبہ 6۔ اپریل کو لمبی بیماری کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نے تنگدستی کے دور میں اپنے خاوند کے ساتھ بڑے صبر و شکر کے ساتھ عہد درویشی نبھایا۔

(7) مکرم ظریف خان صاحب (آف فجی)

مکرم ظریف خان صاحب 13۔مئی کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم فجی کے جزیرہ تائیونی جہاں سے انٹرنیشنل ڈیٹ لائن گزرتی ہے، کے رہنے والے تھے اور مقامی آبادی میں سے پہلے مخلص احمدی تھے۔

(8) مکرمہ امۃ الناصر صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ لطیف احمد صاحب۔لندن)

مکرمہ امۃ الناصر صاحبہ 20۔ جون کو لاہور میں برین ہیمبرج کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ آپ حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب (آف کوئلہ ڈپو والے قادیان) صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی نواسی اور حضرت شیخ محمد حسین صاحب ڈھینگرہ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی بہو تھیں۔ منفرد خوبیوں کی مالک تھیں۔ جماعتی کاموں اور مالی تحریکات میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) مکرمہ امینہ نثار صاحبہ (اہلیہ مکرم نثار قطب احمد بٹ صاحب)

مکرمہ امینہ نثار صاحبہ 6۔ فروری کو کراچی میں وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ 1980 سے 1989 تک اپنے حلقہ مارٹن پور کراچی کی صدر لجنہ رہیں۔ جماعتی خدمات کے علاوہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند نہایت نیک خاتون تھیں۔ آپ حضرت چوہدری عبد الرحمان بٹ صاحب (عرف مانا نمبردار) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔

(10) مکرمہ شمسہ صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب)

مکرمہ شمسہ صاحبہ 23۔اپریل کو راولپنڈی میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(11) مکرمہ منیراں بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد یعقوب صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

مکرمہ منیراں بی بی صاحبہ 30۔اپریل کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحومہ عبادت گزار، خاموش طبع اور نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(12) مکرم ناصر احمد منہاس صاحب (آف ملٹن کینز۔یوکے)

مکرم ناصر احمد منہاس صاحب 22۔ مارچ کو بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے ملٹن کینس جماعت میں 9 سال بطور صدر جماعت اور 10 سال بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نیک اور باوفا انسان تھے اور خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁

بقیہ: جلسہ سالانہ گیمبیا از صفحہ نمبر 8

بہت بڑی قربانی ہے اس لئے حضور کی تحریک وقف نو پر بھی عمل کریں۔ مکرم امیر صاحب نے بھی اظہار خیال کیا اور حضور ایدہ اللہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور درخواست کی کہ حضور آئندہ بھی ازراہ شفقت خصوصی نمائندہ بھجواتے رہیں۔ دعا کے ساتھ یہ آخری اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ میں لجنہ نے سنگھاٹے ہال میں اپنے علیحدہ پروگرامز کئے جو نظم و تربیتی تقاریر پر مشتمل تھا۔ مکرم امیر صاحب اور مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے بھی ان سے خطاب کیا اور نصائح سے نوازا۔ اگلے دن صبح کی نماز کے بعد وفود کی واپسی شروع ہو گئی۔ جلسہ سے واپسی اور جلسہ میں آنے کا منظر بھی بڑا خوبصورت تھا۔ ہر بس کلمہ طیبہ اور ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے بینرز سجائے ہوئے تھی اور احباب کے پرجوش نعروں سے گونجتی فضا ایمانوں میں حرارت پیدا کر رہی تھی۔

جلسہ کو کوریج دینے کے لئے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی ٹیمیں ہمہ وقت موجود رہیں۔ اسی طرح مختلف اخبارات کے نمائندے بھی موجود تھے۔ جلسہ کی حاضری ساڑھے پانچ ہزار سے زائد تھی۔ جلسہ کے تینوں دن تہجد باجماعت کا اہتمام ہوتا رہا اسی طرح بعض تربیتی موضوعات پر درسوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ جلسہ کی ایک اور اہم بات کلوز سرکٹ ٹی۔وی۔ کا استعمال تھا۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ براہ راست سننے کے لئے جلسہ گاہ میں ایم۔ٹی۔اے کی نشریات سننے کا بندوبست کیا گیا تھا۔ جلسہ کے دن ٹی۔وی اور ریڈیو نے اپنے رات کے خبرنامے میں جلسہ کی کارروائی کو نمایاں رنگ میں باتصویر پیش کیا۔ ٹی۔ وی نے خبروں میں تقریباً پانچ منٹ کی وڈیو کارروائی دکھائی جبکہ ریڈیو نے بھی خبروں میں تقریروں کے بعض حصے نشر کئے۔ جلسہ کے اگلے دن نیشنل ٹیلی ویژن نے ایک گھنٹہ کا خصوصی پروگرام نشر کیا اور جلسہ کی کارروائی دکھائی۔ یوں تمام ملک نے جلسہ کو دیکھا اور احمدیت کی تعلیم کو بااحسن دیکھا اور سنا۔ ٹیلی وژن نے یہ پروگرام دو دفعہ دکھایا۔ اسی طرح نیشنل ریڈیو اور مختلف پرائیوٹ چینلز نے جلسہ کی مکمل کارروائی نشر کی۔ اخبارات نے بھی جلسہ کو مکمل کوریج دی۔ ملک کے کثیر الاشاعت اخبار ''دی پوائنٹ'' نے خصوصی ضمیمہ شائع کیا جس میں دو صفحات صرف جلسہ کی تصاویر پر مشتمل تھے۔ اسی طرح مختلف اخبارات نے جلسہ کی کارروائی کو نمایاں رنگ میں شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کیا۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی برکات سے تمام شاملین کو بھرپور حصہ دے اور اس کے نیک ثمرات ظاہر فرمائے۔

❁❁❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

جماعت احمدیہ سیرالیون کے زیر اہتمام ہونے والی

مختلف تقریبات

(جلسہ ہائے یوم مصلح موعود، سرکٹ کانفرنس، جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ، ریجنل کانفرنس، مسجد محمود کا افتتاح، جلسہ ہائے سیرت النبیؐ)

(رپورٹ مرتبہ : رضوان احمد افضل ۔مبلغ سیرالیون)

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود

فروری کے مہینہ میں سیرالیون میں پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کے حوالہ سے ملک بھر میں 33 مقامات پر جلسہ ہائے یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا۔ ان تقریبات میں مقررین نے پیشگوئی کا پس منظر اور اس کا مصداق کے مضامین پر روشنی ڈالی اور حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامہ ہائے علمی اور مذہبی سے سامعین کو آگاہ کیا۔خدا تعالیٰ کے فضل سے 4188 احباب جماعت نے ان جلسوں میں شامل ہوکر تقاریر سنیں اور پروگرامز کو کامیاب بنایا۔

دو روزہ جلسہ سالانہ، بو ریجن

مؤرخہ 2 تا 3 مارچ 2007 بو ریجن کو جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔الحمدللہ

اس جلسہ میں ریجن کی 6 جماعتوں کے 528 احباب جماعت نے شرکت کی اور اسی طرح 1785 غیر از جماعت طلباء نے اس جلسہ کی برکتوں سے استفادہ کیا۔مؤرخہ 2 مارچ کو جلسہ کا باقاعدہ آغاز نماز تہجد سے ہوا اور نماز فجر کے بعد درس قرآن وحدیث دیا گیا۔

جلسہ کے دوران علمی و تربیتی موضوعات پر تقاریر ہوئیں ۔مختلف سکولوں کے طلباء نے بھی تقاریر میں حصہ لیا۔

50 غیر از جماعت احباب جلسہ کے اختتام پر بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہوئے۔ الحمدللہ

اس جلسہ میں بعض اہم شخصیات بھی شامل ہوئیں جن میں ریذیڈنٹ منسٹر بو، پیراماؤنٹ چیف آف Banda Jumma Sowa چیفڈم، جناب آنریبل موسیٰ کونٹے ممبر آف پارلیمنٹ ، مسٹر چارلی انچارج آف حج کمیٹی، الحاج محمد طورے چیف ایڈوائزر اسلامک افیرز Southern Provence اور اس کے علاوہ شہر کی معزز شخصیات جلسہ میں شامل ہوئیں۔

جلسہ کے اختتامی اجلاس میں محترم امیر صاحب سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے شرکت کی اور اختتامی خطاب میں جلسہ کی برکات اور اغراض مقصد بیان کئے اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کو مبارک باد دی اس طرح یہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔

سرکٹ کانفرنس، مائل 91 ریجن

مورخہ 9 مارچ بروز جمعہ سیرالیون کے ایک ریجن مائل 91 میں سرکٹ کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

یہ کانفرنس مکرم خوشی محمد شاکر صاحب مبلغ سلسلہ لنگی کی صدارت میں ہوئی۔

کانفرنس میں 7 تقاریر ہوئیں۔مقررین نے خلافت کی برکات ،مالی قربانی، اسلام ایک پر امن مذہب ہے، حضرت امام مہدی علیہ السلام کے آنے کی علامات وغیرہ موضوعات پر خطاب کیا۔

اس پروگرام میں 17 جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی ۔اسی طرح مائل 91 کی 8 غیر از جماعت مساجد کے اماموں اور نمائندوں نے بھی شرکت کی ۔ سرکٹ کانفرنس کے اختتام پر سب حاضرین کو کھانا مہیا کیا گیا۔اس سرکٹ کانفرنس کی ٹوٹل حاضری 300 رہی۔

جلسہ یوم مسیح موعودؑ، لوکومساما جماعت

مورخہ 23 مارچ کو یہاں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد کیا گیا۔اس جلسہ میں قریب کی 4 جماعتوں سے بھی نمائندگان تشریف لائے۔

مقررین نے حضرت مسیح موعودؑ کا عشق قرآن، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد و اغراض ومقاصد اور حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول ﷺ کے بارے میں شاملین کو بتایا۔

پروگرام کے آخر پر مجلس سوال وجواب کا بھی انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے اختتام پر شاملین کو کھانا پیش کیا گیا۔اس جلسہ کی کل حاضری 206 رہی۔

ریجنل کانفرنس کینما ریجن

مورخہ 24-23 مارچ 2007ء کو ریجنل کانفرنس کینما ریجن میں منعقد ہوئی۔اس کانفرنس کا آغاز مورخہ 23 مارچ کو ہوا۔ افتتاحی تقریب کے بعد خدام، انصار اور لجنہ کے علیحدہ علیحدہ علمی مقابلہ جات ہوئے۔

اسی روز 23 مارچ کے حوالے سے تقاریر بھی ہوئیں ۔مقررین نے شاملین کو حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ سیرت کے بارے میں بتایا۔اور جماعت کے ساتھ خدا کی مدد کے مختلف واقعات سے سامعین کے ایمانوں کو تازہ کیا۔

خدام اور انصار کے علمی مقابلہ جات کے علاوہ ورزشی مقابلہ جات کا بھی اہتمام کیا گیا۔24 مارچ کی صبح سب شاملین نے باجماعت نماز تہجد میں شمولیت کی۔

اجتماع کی کل حاضری 583 رہی ۔ان میں 18 غیر از جماعت احباب بھی شامل ہیں

اجتماع کے اختتام پر 5 افراد کو قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔اجتماع کے دونوں دن سب شاملین کو کھانا مہیا کیا گیا۔اس دو روزہ پروگرام کی ریڈیو پر بھی کوریج ہوئی۔

تقریب افتتاح احمدیہ مسجد محمود موگیبا (Mogiba) فری ٹاؤن

مورخہ 24 مارچ کو سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن کی ایک جماعت موگیبا میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد محمود کے افتتاح کی مبارک تقریب کا انعقاد ہوا۔ایک نہائیت سادہ اور پروقار تقریب میں مکرم امیر صاحب سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے مسجد کا افتتاح فرمایا۔اس تقریب میں شمولیت کے لئے فری ٹاؤن کی 15 جماعتوں سے نمائندگان تشریف لائے۔ اسی طرح 7 غیر از جماعت مساجد کے نمائندوں نے بھی شرکت کی ۔اس تقریب میں کل 400 افراد نے شرکت کی اس مسجد میں 400 سے زائد نمازیوں کی گنجائش ہے۔

جلسہ یوم مسیح موعودؑ لنگی ریجن

مورخہ 25 مارچ کو لنگی ریجن میں ایک جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا گیا۔اس جلسہ میں شمولیت کیلئے قریب کی 13 جماعتوں سے نمائندگان تشریف لائے۔

اس جلسہ میں شرکت کے کئے مکرم امیر صاحب سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب فری ٹاؤن سے تشریف لے گئے۔

مقررین نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے خطابات کئے ۔مکرم امیر صاحب نے اس دن کی اہمیت کے حوالے سے تفصیلی روشنی ڈالی ۔جلسہ کے دوران ہی ایک دلچسپ دینی معلومات کا مقابلہ بھی ہوا جس میں اس دن کے حوالے سے سوالات پوچھے گئے ۔اس جلسہ کی کل حاضری 700 رہی۔جلسہ کے اختتام پر حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ لونسر ریجن

خانہ جنگی سے پہلے لونسر ٹاؤن میں جماعت کسی حد تک قائم تھی۔مگر خانہ جنگی کے دوران اور بعد میں جماعت کا کوئی خاطر خواہ رابطہ نہ رہا۔2005 میں مکرم ضیاء اللہ ظفر صاحب کو لونسر میں بطور مبلغ بھیجا گیا۔انہوں اب اس علاقے میں جماعت کو آرگنائز کرنا شروع کیا ہے۔

مورخہ 31 مارچ کو انہوں نے سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے ایک جلسے کا انعقاد کیا جس کے لئے انہوں نے لونسر ٹاؤن کے علاوہ قریبی دیہات کے لوگوں کو بھی دعوت دی ۔ اس پروگرام کو بھرپور طور پر کامیاب کرنے کے لئے انہوں نے شاملین کے لئے رجسٹریشن کارڈز کا انتظام کیا اور قبل از وقت جماعتوں سے اور دیہات سے شاملین کی لسٹیں منگوا کر ان کے مطابق کارڈز تقسیم کئے۔ جلسے کا انتظام ٹاؤن ہال میں کیا گیا۔ ہال کو اندر اور باہر سے خوبصورت جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا۔فری ٹاؤن سے مکرم خوشی محمد شاکر صاحب مبلغ سلسلہ لنگی مکرم امیر صاحب مولانا سعید الرحمٰن صاحب کی نمائندگی میں اس پروگرام میں شمولیت کیلئے فری ٹاؤن سے تشریف لے گئے۔ان کے علاوہ 2 سرکٹ مشنریز نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی اور تقاریر کیں۔

مقررین نے شاملین کو رسول کریم ﷺ کی زندگی کے بارے میں اور آپ کی پاک سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اسی طرح جہاد کے اسلامی تصور کے بارے میں بھی تفصیل سے آگاہ کیا گیا۔

اس جلسہ میں معززین ٹاؤن میں سے ، پیراماؤنٹ چیف جو کہ احمدی ہیں کے علاوہ، چیفڈم سپیکر، سیکشن چیفس، تاجر یونین کے سربراہ، ڈرائیور یونین کے چیئر مین، بینک آفیسرز، کونسلرز، پولیس آفیسرز وغیرہ نے شرکت کی۔

جلسہ میں لونسر ٹاؤن کی 13 مساجد کے نمائندگان ،2 سیکنڈری اور پرائمری سکولز کے ٹیچرز کے علاوہ قریبی 20 دیہات سے 550 لوگوں نے شرکت کی ۔ان میں سے ایک بڑی تعداد غیر از جماعت احباب پر مشتمل ہے ۔پروگرام کے اختتام پر مہمانوں میں ریفریشمنٹ اور کھانا تقسیم کیا گیا۔

رپورٹ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

مؤرخہ 22 اپریل بروز اتوار Youyi Building کے Miatta Conference Hall جسے اندر اور باہر سے موقعہ کی مناسبت سے خوبصورت بینرز سے سجایا گیا ، میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔جس میں فری ٹاؤن کی بڑی مساجد کے ائمہ کرام، سینٹرل مسجد کے چیف امام، کنکلے مشن کے نیشنل پریذیڈنٹ ، لوکو قبیلہ کے پیراماؤنٹ چیف ،ٹمنی اور لمبا قبائل کے چیفس، SLBS ریڈیو کے پروڈکشن ڈائیریکٹر، اسلامک سٹڈیز میں پہلے سیرالیونین PHD ڈاکٹر ابراھیم صالح کمارا (جو احمدیہ سکول کے پڑھے ہوئے ہیں) ممبر آف پارلیمنٹ اور دیگر متعدد اہم شخصیات نے شرکت کی۔

حاضری جلسہ 400 سے زائد رہی۔ساڑھے دس بجے سے ڈیڑھ بجے تک مختلف موضوعات ، آنحضرت ﷺ کا بچوں سے حسن سلوک ،اسلام میں عورت کا مقام، آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ ﷺ پر ہونے والے اعتراضات کے رد کے بارہ میں تقاریر ہوئیں۔

مکرم امیر صاحب سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے آخری تقریر میں اسلام ایک مکمل مذہب اور آنحضرت ﷺ کامل نبی ہیں کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ جملہ حاضرین و منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔

تمام حاضرین اور شاملین کو کھانا پیش کرنے کے بعد دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

قارئین کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام دینی مساعی میں برکت ڈالے اور جماعت کو بیش از بیش ترقیات عطا فرمائے۔

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,┘ 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

سیرت حضرت مسیح موعودؑ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20 مارچ 2006ء میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ کے قلم سے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرۃ مبارکہ کے بعض پہلو شامل اشاعت ہیں۔

امراض وبائیہ سے بچاؤ کا روحانی نسخہ

امراض وبائیہ کا تذکرہ ہوا تو حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: یہ ایام برسات کے معمولاً خطرناک ہوا کرتے ہیں۔ طبیب کہتے ہیں ان تین مہینوں (جون، جولائی، اگست) میں جو بچ رہے وہ گویا نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ جاڑا ابھی خوفناک نظر آتا ہے۔ فرمایا اطباء بڑے بڑے پرہیزوں اور حفظ ماتقدم کے لئے احتیاطیں بتاتے ہیں۔ اگرچہ سلسلہ اسباب کا اوران کی رعایت درست ہے۔ مگر میں کہتا ہوں محدود العلم ضعیف انسان کہاں تک بچا بچا کر غذا اور پانی کا استعمال کیا کرے۔ میرے نزدیک تو استغفار سے بڑھ کر کوئی تعویذ وحرز اور کوئی احتیاط ودوا نہیں۔ میں اپنے دوستوں کو کہتا ہوں کہ خدا سے صلح اور موافقت پیدا کرو۔ اور دعاؤں میں مصروف رہو۔

ایک حدیث کی لطیف تشریح

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: میں تو بڑی آرزو رکھتا ہوں اور دعائیں کرتا ہوں کہ میرے دوستوں کی عمریں لمبی ہوں تاکہ اس حدیث کی خبر پوری ہوجائے جس میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں چالیس برس تک موت دنیا سے اٹھ جائے گی۔ فرمایا اس کا مطلب یہ تو نہیں ہوسکتا کہ تمام جانداروں سے اس عرصہ میں موت کا پیالہ ٹل جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں جو نافع الناس اور کام کے آدمی ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت بخشے گا۔

دینی مصیبت میں پڑنے والے کے لئے بیقراری

دعا کے معاملہ میں مَیں نے دیکھا ہے کہ حضرت اقدسؑ کی عادت ہے کہ اگر کوئی دینی مصیبت میں گرفتار ہو تو آواز کان میں پڑتے ہی بے اختیار ہوجاتے اور پوری رقت اور عقد ہمت اپنے اندر پاتے۔ اس کو یوں سمجھو کہ اس انسان کامل کو دین سے ایسا ہی پیار ہے کہ ہمہ تن دین ہی دین ہے۔ یا یوں اسے تعبیر کرو کہ خدا تعالیٰ کی توجہ محض دین ہی کے امور کی طرف ہے اور اس کا محبوب دین ہی ہے کہ وہ دین کے لئے دعا کو فوراً سنتا ہے۔

دنیا کے ہم وغم میں کھویا جانا خسارت اخرت کا موجب ہے

ایک نوجوان نے آپؑ کے حضور میں دنیا کے مصائب کی کہانی شروع کی اور طرح طرح کے ہم وغم بیان کئے۔ آپؑ نے بہت سمجھایا کہ ان امور میں کھویا جانا خسارت آخرت کا موجب ہوتا ہے، اس قدر جزع فزع مومن کو نہیں چاہئے۔ آخر وہ زور زور سے رونے لگا۔ حضرت اقدسؑ باوجود جبلی رحم وکرم اور نہایت ہی رقیق طبیعت ہونے کے ایسے خفا ہوئے کہ میں حیران ہوگیا۔ اسے کہا بس کرو، میں ایسے رونے کو جہنم کا موجب جانتا ہوں۔ میرے نزدیک جو آنسو دنیا کے ہم وغم میں گرائے جاتے ہیں، وہ آگ ہیں جو بہانے والے کو ہی جلا دیتے ہیں۔ میرا دل سخت ہوجاتا ہے ایسے شخص کے حال کو دیکھ کر جو ایسی جیفہ کی تڑپ میں کڑھتا ہے۔

توکّل علی اللہ

توکّل کے ذکر پر حضور اقدسؑ نے فرمایا: میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں جیسے سخت حبس ہوتا اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے۔ لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی۔ ایسا ہی جب اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے جو ذوق وسرور خدا تعالیٰ پر توکّل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے میں اسکی کیفیت بیان نہیں کرسکتا۔ اور وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو۔

.......❁.......❁.......❁.......

غیر مسلموں میں شادی - ایک انتباہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے ایک مجلس میں اہل کتاب سے شادی کے بارہ میں سوال ہوا تو آپؒ نے فرمایا: ''پھر دیکھ لو! اگر بچے اپنی والدہ کے مذہب پر اور معاشرے پر رہے تو کیا تم برداشت کرلوگے کہ وہ گرجا جائیں اور عیسائی معاشرے کی طرح بودوباش اختیار کرلیں؟''۔ جماعت احمدیہ امریکہ کے رسالہ ''النور'' جولائی واگست 2006ء میں مکرم محمد شریف خان صاحب ایک ایسا واقعہ بیان کرتے ہیں جو حضورؒ کے جواب کی سچائی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ 1890ء کے قریب میرے دادا عبدالحکیم صاحب کی رہائش لاہور میں تھی، ان کے والد محکمہ انہار میں افسر تھے، گھر میں رزق کی فراوانی تھی۔ لیکن عبدالحکیم صاحب کے جی میں کیا آئی کہ میٹرک کرکے بیرون ملک جانے پر مصر ہوئے۔ والدین نے ڈانٹ ڈپٹ کرکے روکا، پھر شادی بھی کردی مگر ایک دن وہ اچانک غائب ہوگئے، کوئی سراغ نہ ملا۔ بیوی مایوس ہوکر اپنے بھائی کے پاس چلی گئی جہاں کچھ عرصہ بعد اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس کا نام حبیب اللہ رکھا گیا۔ پھر دو سال بعد اچانک آسٹریلیا سے عبدالحکیم صاحب کا خط موصول ہوا جس پر پتہ درج نہیں تھا۔ پھر گاہے گاہے خط ملنے لگے۔ معلوم ہوا کہ وہ سڈنی میں رہ رہا ہے اور اس کا کپڑے کا ایک سٹور ہے۔ ایک انگریز کیتھولک عورت سے شادی کرلی ہے اور اب واپسی کا کوئی ارادہ نہیں۔ اس پر والدین نے اُس سے رہا سہا تعلق بھی توڑ لیا۔

جب حبیب اللہ بڑے ہوئے تو اپنے والد سے ملنے کی شدید خواہش نے جنم لیا۔ مشن سکول ڈسکہ کو اس خواہش کا علم ہوا تو انہوں نے ایک شرط پر یہ خواہش پوری کرنے کی حامی بھری کہ پہلے بپتسمہ لیں۔ حبیب اللہ اس کے لئے بھی تیار ہوگئے لیکن جونہی والدہ کو علم ہوا تو وہ انہیں زبردستی واپس لے گئیں اور انہوں نے تعلیم گوجرانوالہ سے حاصل کی۔ پھر فوج کی میڈیکل شاخ میں بھرتی ہوگئے۔ ڈاکٹر بن کر افریقہ بھجوائے گئے۔ وہاں احمدیت قبول کرنے کی توفیق مل گئی۔ 33 سال نوکری کرکے 1948ء میں واپس اپنے گاؤں آگئے۔

اُدھر آسٹریلیا میں عبدالحکیم صاحب کے ہاں تین لڑکیاں اور ایک لڑکا یوسف پیدا ہوا۔ بچے بڑے ہوئے تو عیسائیت کی طرف راغب ہوئے۔ اس پر میاں بیوی میں تکرار رہنے لگی جو آہستہ آہستہ اتنی بڑھی کہ طلاق پر منتج ہوئی۔ بچے والدہ کے ساتھ چلے گئے اور گھر ٹوٹنے کے اثرات اُن پر بھی ظاہر ہوئے۔ ایک بیٹی نے ساری عمر شادی نہیں کی جبکہ لڑکا شراب نوشی کے نتیجہ میں ہسپتال میں فوت ہوگیا۔ باقی دو لڑکیوں نے عیسائیوں کے ساتھ شادی کی اور اُن کی اولاد بھی اسلام سے بے بہرہ اور عیسائی ہے۔ گو بچے طلاق کے بعد بھی اپنے والد سے پیار کرتے رہے لیکن مذہب کے معاملہ میں اپنی والدہ کے زیراثر رہے۔ ان حالات سے تنگ آکر جب عبدالحکیم پرانے رشتوں کی تلاش میں نکلے تو پتہ چلا کہ والدین وفات پاچکے ہیں، بیوی لمبی جدائی کے بعد اب اُنہیں کسی طور خوش آمدید کہنے کی روادار نہیں، بیٹا افریقہ میں ہے اور ایک مخلص احمدی ہے۔ باپ بیٹے میں رابطہ ہوا تو بیٹے نے اُنہیں تبلیغی خط لکھے۔ عبدالحکیم 1935ء میں افریقہ آکر بیٹے کو ملے مگر احمدی نہیں ہوئے اور اسی اختلاف کے باعث دلبرداشتہ ہوکر واپس آسٹریلیا چلے گئے۔ آخری عمر میں اُن کی شدید خواہش تھی کہ اُن کی وفات اپنے وطن میں ہو۔ جنوری 1953ء میں انہوں نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا اور جہاز کا ٹکٹ بھی خرید لیا۔ لیکن اچانک اُن کی وفات کی اطلاع ملی اور سڈنی کے مسلمانوں نے اُن کو وہیں دفن کردیا۔

عبدالحکیم صاحب میرے دادا تھے اور پرانے کاغذات دیکھتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ اُن کے پتہ پر اب خط لکھ کر دیکھوں تاکہ پتہ چلے کہ اُن کی اولاد کا کیا حال ہے۔ آخر مجھے اُن کی سب سے چھوٹی بیٹی ویلری بُش کا خط موصول ہوا۔ اُس نے لکھا کہ اُس کی والدہ، خالائیں اور ماموں وفات پاچکے ہیں۔ کچھ مزید معلومات بھی لکھیں۔ جب مَیں نے دادا کی قبر کے بارہ میں استفسار کیا تو اُس نے جواباً پوچھا کہ اُن کا مذہب کیا تھا؟ ہندو، عیسائی یا یہودی، کیونکہ مذہب معلوم ہونے پر علاقے کے متعلقہ قبرستانوں کے ریکارڈ سے کچھ معلوم ہوسکے گا۔ یہ جواب پڑھ کر مَیں سکتہ میں آگیا کہ جو ساری عمر اسلام سے چمٹا رہا لیکن ایک لغزش کی پاداش میں اپنی شناخت کھو بیٹھا۔

سورۃ البقرہ آیت 222: ''اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں......'' کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں: ''بعض لوگ اپنی زندگی مزے میں گزارنے کے لئے ایسی عورتوں سے شادی کرلیتے ہیں جو ایمان میں کمزور ہوتی ہیں۔ دینی لحاظ سے کمزور عورت نسلیں بگاڑ دیتی ہے۔ وہ خود بھی ایسی باتوں کی طرف مائل ہوسکتے ہیں جس کی وجہ سے جنت سے محروم ہوجاتے ہیں۔''

.......❁.......❁.......❁.......

احمدیہ گزٹ کا فضل عمر ہسپتال نمبر

فضل عمر ہسپتال ربوہ کی بنیاد 20/فروری 1956ء کو رکھی گئی تھی اور اس کا افتتاح حضرت مصلح موعودؓ نے 1958ء میں فرمایا۔ جماعت احمدیہ امریکہ کے انگریزی ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' کا اپریل 2006ء کا شمارہ ''فضل عمر ہسپتال ربوہ نمبر'' کے طور پر شائع ہوا ہے۔ اس میں نہ صرف ہسپتال کے کوائف، اس کی کارکردگی سے متعلق اعدادوشمار اور ترقیاتی پروگراموں کی تفصیل درج ہے بلکہ ہسپتال سے تعلق رکھنے والے بعض ڈاکٹرز کی تحریروں اور امریکہ سے وقف عارضی کرکے ربوہ جانے والے ڈاکٹروں کے مشاہدات کے علاوہ بے شمار خوبصورت اور تاریخی تصاویر سے بھی مزین ہے۔ خصوصاً بیگم زبیدہ بانی ونگ اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ سے متعلق تفصیلی معلومات اس خصوصی اشاعت میں شامل ہیں۔

ربوہ کے اس شاندار ہسپتال کی ترقی میں جماعت احمدیہ امریکہ نے اہم کردار ادا کیا ہے خصوصاً طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے قیام کے لئے مالی اور پیشہ وارانہ خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے اس ارشاد کو احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن امریکہ نے بلاشبہ اپنا موٹو بنالیا ہے کہ ''خواہش یہ ہے اور دعا یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہسپتال دنیا کا بہترین ہسپتال ہو''۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی کئی تقاریر میں احمدی ڈاکٹرز اور دیگر مخیّر حضرات کو ہسپتال اور خصوصاً طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امریکہ کی ربوہ میں طبّی خدمات کے حوالہ سے بھی اہم معلومات اس خصوصی اشاعت کا حصہ ہیں۔ ◎

ماہنامہ ''مصباح'' ربوہ فروری 2006ء میں شامل اشاعت ایک غزل سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

زمانے میں خیالِ بیش وکم رکھنا ہی پڑتا ہے
نظر میں راہ کا ہر پیچ وخم رکھنا ہی پڑتا ہے
وفا کی فصل کو ہر دم طراوت کی ضرورت ہے
برائے کشتِ دل آنکھوں کو نم رکھنا ہی پڑتا ہے
کسی کی بے بسی کے درد کا احساس کرنا ہو
تو خود کو واقفِ فکر و الم رکھنا ہی پڑتا ہے
میں کس کس کو بتاؤں بے نیازی تیری عادت ہے
تعلق کا بھرم تیری قسم رکھنا ہی پڑتا ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

15th June 2007 – 21st June 2007

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 15th June 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
00:50 MTA Variety: a documentary on the process of cloth making.
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 41, Recorded on 04/05/1995.
02:25 Huzoor's Tours: Programme documenting Huzoor's tour to East Africa.
03:20 Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 182, Recorded on 11th March 1997.
04:20 Al-Maa'idah: a cookery programme
04:30 Moshaa'irah: an evening of poetry
05:30 MTA Travel: a visit to Athens, Greece.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor. Recorded on 29th December 2004.
07:50 Le Francais C'est Facile: lesson no. 80
08:15 Siraiki Service
09:00 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 44 recorded on 14th July 1995.
10:00 Indonesian Service
11:00 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh.
13:20 Tilaawat & MTA News review
14:05 Dars-e-Hadith
14:10 Bangla Shomprochar: a discussion in Bengali replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
15:15 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00 Friday Sermon [R]
17:05 Spotlight: an interview with Kareem Ahmad Naeem Ahmad.
18:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 80 [R]
18:30 Arabic Service: Discussion programme about the true concepts of Islam. Rec. 08/06/07.
20:30 MTA International News Review Special
21:10 Friday Sermon [R]
22:20 MTA Varity: the London Sight Seeing Guide.
22:50 Urdu Mulaqa'at: Session 44 [R]

Saturday 16th June 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
00:45 Le Francais C'est Facile: lesson no. 80
01:10 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session no. 42. Recorded on 11/05/1995.
02:15 Spotlight
03:20 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 15th June 2007.
04:30 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 44 recorded on 14th July 1995.
05:30 MTA Variety: The London Sight Seeing Guide
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor. Recorded on 28th November 2004.
07:55 Ashab-e-Ahmed
08:30 Friday Sermon [R]
09:30 Quran Quiz
09:55 Indonesian Service
10:50 Jalsa Salana Speech: a speech delivered by Syed Naseer Ahmad Shah on the occasion of Jalsa Salana Mauritius. Rec.: 04/12/2005
11:30 Australian Documentary: Arts and Crafts
12:00 Tilaawat & MTA International Jama'at News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor, recorded on 28th November 2004.
15:55 Hamdiya Majlis
16:55 Question Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 20/05/1995. Part 1.
18:05 Australian Documentary [R]
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam. Rec. 09/06/07.
20:35 MTA International Jama'at News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:00 Jalsa Salana Speech [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday 17th June 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
00:55 Qur'an Quiz
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 43, recorded on 16/05/1995.
02:30 Kidz Matter
02:55 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 15th June 2007.
03:55 Ashab-e-Ahmed
04:25 Hamdiya Majlis
05:30 Australian Documentary: Arts and Crafts
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 2nd June 2007.
08:20 Learning Arabic: Lesson no. 6
08:40 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Kenya, East Africa.
09:30 Kidz Matter
10:10 Indonesian Service
11:10 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 11th May 2007.
12:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:20 Bangla Shomprochar
14:20 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 15th June 2007.
15:20 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 3rd June 2007.
16:34 Huzoor's Tours [R]
17:00 MTA Travel: a visit to Barcelona and Madrid
17:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1st March 1998.
18:30 Arabic Service
19:30 Kidz matter [R]
20:10 Learning Arabic [R]
20:25 MTA International News Review
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
22:10 Huzoor's tours [R]
22:50 Ilmi Khitabaat

Monday 18th June 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:00 Learning Arabic: no. 6
01:15 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 44, Recorded on 17/05/1995.
02:20 Friday Sermon: recorded on 15th June 2007
03:30 Question and Answer Session
05:00 Ilmi Khitabaat
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:15 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 18th December 2004.
08:30 Le Francais C'est Facile: programme no. 58
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th March 1998.
10:00 Indonesian Service
10:55 Ghazwat-e-Nabi (saw): a discussion about Holy wars.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
12:50 Bangla Schomprochar
13:50 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 14/07/2006.
15:00 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
15:55 Spotlight: Jalsa Yaume Masih Maud (as).
16:40 Medical Matters
17:20 Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 45. Recorded on 18/05/1995.
20:40 MTA International Jama'at News
21:15 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:10 Friday Sermon [R]
23:20 Medical Matters [R]

Tuesday 19th June 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
00:55 Le Francais C'est Facile: programme no. 58
01:15 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 45, Recorded on 18/05/1995.
02:20 Friday Sermon: recorded on 14/07/2006.
03:35 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
Recorded on 30th March 1998.
04:55 Ghazwat-e-Nabi (saw)
06:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 30th January 2005.
08:15 Learning Arabic: Programme no. 7
08:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 5th April 1998. Part 1.
09:40 Indonesian Service
10:40 Sindhi Service
11:40 MTA Travel: a visit to Islamabad, Pakistan
12:15 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
12:55 Bengali Service
13:55 Jalsa Salana Germany 2005: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V . Recorded on 28th August 2005.
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:25 MTA Travel [R]
16:55 Question and Answer session [R]
17:35 Spectrum: a programme about a report on the persecution of Ahmadi Muslims in Rabwah.
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News Review Special
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:10 Spectrum [R]
22:45 Question and Answer session [R]

Wednesday 20th June 2007

00:05 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
01:15 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 46, recorded on: 06/06/1995.
02:15 Spectrum
02:40 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 5th April 1998. Part 1.
03:50 Address by Hadhrat Khalifatul Masih V
05:15 Learning Arabic: Lesson no. 7
05:30 MTA travel: a visit to Islamabad, Pakistan.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor, recorded on 12th December 2004.
08:10 Seerat Masih-e-Maud (as).
08:45 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th April 1998.
09:30 Indonesian Service
10:30 Australian Documentary: Arts and Crafts
11:05 Swahili Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:10 Bangla Shomprochar
14:10 Ilmi Khitabaat
15:25 Jalsa Salana UK: speech delivered by Karim Ahmed Khan on the topic of the distinctive features of Islam. Rec. 31/07/1994.
15:45 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
17:05 Question and Answer Session [R]
17:50 Lajna Magazine
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 47, recorded on 07/06/1995.
20:30 MTA International News Review
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:20 Jalsa Speeches [R]
22:55 Ilmi Khitabaat [R]

Thursday 21st June 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:15 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 47, recorded on 07/06/1995.
02:25 The Philosophy of the Teachings of Islam
02:55 Hamari Kaa'enaat
03:25 Ilmi Khitabaat
04:30 Lajna Magazine
05:05 Australian Documentary: Arts and Crafts
05:35 Jalsa Speeches
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05 Children's class with Huzoor. Recorded on 5th March 2005.
08:05 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Session 28. Recorded on 26/11/1994.
09:10 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Kenya, East Africa.
10:00 Indonesian Service
11:00 Al Maa'idah: a cookery programme
11:15 MTA Variety: scholarship distribution by Nizarat-e-Taleem, Rabwah.
11:40 Dars-e-Hadith
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:05 Bengali Service
14:10 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 183, recorded on 12th March 1997.
15:15 Huzoor's Tours [R]
16:00 English Mulaqa'at: session 28 [R]
17:00 Hamdiya Majlis
18:10 Al Maaidah: a cookery programme
18:30 Arabic Service
20:30 MTA News Review
21:05 Tarjamatul Qur'an Class, session 183 [R]
22:10 Al-Maa'idah [R]
22:20 MTA Variety [R]
22:35 MTA Travel: a documentary on the introduction of Islam in Egypt.
23:00 Children's class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Al Fazl International Weekly, London
22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 14 Friday June 08, 2007 Issue No. 23

پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یوکے کی طرف سے

مسجد بیت الفتوح لندن میں

غانا کے یوم آزادی کی تقریب گولڈن جوبلی کا انعقاد

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا ایمان افروز خطاب

غانا اور سیرالیون کے سفیروں نے اور غانا کے ڈپٹی وزیر برائے انرجی نے بھی شرکت کی

(رپورٹ: بشیر احمد اختر۔ جنرل سیکرٹری۔ جماعت یوکے)

پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یوکے نے مورخہ 21/اپریل 2007ء کو غانا کی ''گولڈن جوبلی''، سیرالیون اور گیمبیا کے یوم آزادی کی تقریب کا انعقاد بیت الفتوح، مارڈن میں کیا جس میں چیئرمین پین افریقن ایسوسی ایشن ہزایکسیلنسی الحاج اسمٰعیل بی کے آڈو نے تینوں ممالک کے برطانیہ میں ہائی کمشنروں ہزایکسیلنسی انان اے کاٹو آف غانا، ہزایکسیلنسی میلون چالوباہ آف سیرالیون اور گیمبا کے نمائندے نے شرکت کی اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چیئرمین کی دعوت کو منظور فرماتے ہوئے اپنی تشریف آوری سے اعزاز بخشا۔ غانا کے ڈپٹی منسٹر آف انرجی مکرم ہامانڈ صاحب جو کہ احمدی ہیں نے بھی شرکت کی۔

بیت الفتوح کے ناصر ہال کو نہایت خوبصورت انداز سے سجایا گیا تھا اور قرینے سے تمام مہمانوں کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ تقریب کے آغاز کا وقت شام چھ بجے تھا۔ تمام مہمان کرام بروقت تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ کی آمد پر فضاء اور مہک اٹھی۔

سیرالیون اور غانا کے ہائی کمشنرز نے حضور اقدس سے چند منٹ علیحدگی میں ملاقات کی خواہش کی جسے حضور نے ازراہ شفقت منظور فرمایا۔ بعد ازاں تمام مہمان ''ناصر ہال'' میں تشریف لائے اور حضور اقدس کی اجازت سے تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت مکرم الحاج یوسف ایڈوسئی صاحب نے کی جس کے انگریزی زبان میں ترجمہ کی سعادت مکرم ٹامی کالوں صاحب کے حصہ میں آئی۔ امیر صاحب یوکے مکرم رفیق احمد حیات نے تمام جماعت کی طرف سے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ چیئرمین صاحب نے تقریب کا پسِ منظر بیان فرماتے ہوئے تمام حاضرین کو آزادی کے حصول کے لئے افریقہ کی کاوشوں سے آگاہ کیا اور معزز مہمانوں سے درخواست کی کہ وہ اپنے خطاب سے نوازیں۔

سب سے پہلے ہزایکسیلنسی انان اے کاٹو آف غانا نے انگریزی میں خطاب فرمایا اور تفصیل سے جماعت احمدیہ سے ذاتی وابستگی اور تعلقات کا ذکر کیا اور امیر صاحب غانا مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب سے پرانی دوستی کا ذکر کیا۔ اور پھر حضور اقدس سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی غانا تشریف آوری پر مَیں کیبنٹ سیکرٹری تھا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو بہت سراہتے ہوئے ہمیشہ کی وابستگی کا وعدہ کیا۔ اور چیئرمین صاحب سے درخواست کی کہ مجھے آئندہ ہونے والی ہر تقریب میں بھی مدعو کریں۔

غانا کے ہائی کمشنر نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ احمدیت کا آغاز غانا میں اُس وقت ہوا جبکہ غانا کا نام گولڈ کوسٹ ہوا کرتا تھا۔ یہ 1921ء کا زمانہ تھا۔ اس لحاظ سے احمدیت غانا سے ''معمر'' ہے۔ اور یہ احمدیت ہی تھی جس نے غانا میں خدمت خلق کا کردار صحیح رنگ میں ادا کیا اور سکول کھولے جو کہ غانا کے اعلیٰ سکولز سمجھے جاتے ہیں اور ان سکولوں کے تعلیم یافتہ طلباء گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے۔ پھر چیئرمین ایسوسی ایشن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے آپ نے اس دعوت میں شریک کیا جس کے لئے مَیں بہت مشکور ہوں۔

بعد ازاں سیرالیون کے ہائی کمشنر نے تقریب آزادی کی گولڈن جوبلی پر مدعو کرنے پر بہت محبت کا اظہار کیا اور فرمایا کہ احمدیت نے نہایت عمدہ سکول کھولے ہسپتال بنوائے جہاں نہایت قابل ڈاکٹروں نے مریضوں کی خدمت کی۔ اور یہ احمدیت ہی تھی جس نے سیرالیون میں امن قائم رکھنے میں اعلیٰ کردار ادا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ سیرالیون میں احمدیت پھیل رہی ہے۔

خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور اقدس ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں جو کہ انگریزی میں تھا کے آغاز میں غانا کے پچاسویں یوم آزادی پر اُنہیں مبارک باد دی۔ اور سیرالیون اور گیمبیا کو بھی ان کے یوم آزادی پر پیشگی مبارک باد دی۔ نیز فرمایا کہ افریقہ اور خصوصاً مغربی افریقہ اپنے قدرتی وسائل کے لحاظ سے بہت خوش قسمت ہے۔ آپ کے پاس بے بہا سونا، ہیرے اور دوسری معدنیات کے علاوہ زرعی خزائن ہیں۔ اور آپ کی زمین جو کہ بہت زرخیز ہے اگر اس کو کسی معین پروگرام کے تحت استعمال کیا جائے تو آپ کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں لاکھڑا کرے گی اور آپ کسی مغربی طاقت کے محتاج نہ ہو ں گے اور نہ ہی ان سے کسی مدد کی ضرورت ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ مَیں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے وسائل کو اگر اقتصادی، سیاسی اور مذہبی طور پر بڑھایا جائے تو یہ بلندی کو چھو سکتے ہیں۔ سیاسی لحاظ سے سوائے چند فوجی بالادستی اور سیاسی بدامنی کے واقعات کے عمومی طور پر غانا میں امن وامان اور مثبت حکومتیں رہی ہیں۔ اور یہی بات سیرالیون اور گیمبیا کے لئے بھی کہی جاسکتی ہے۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ ایک اور خوش کُن امر افریقہ کے لئے یہ ہے کہ وہ ابھی تک ایٹمی دور میں شامل نہیں ہوا جبکہ ترقی یافتہ ممالک اور بعض ایشیائی ممالک اس دوڑ میں ایٹمی ہتھیاروں کی ذخیرہ اندوزی کر رہے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے آپ کو اس خوفناک اور غلط دوڑ سے بچا کر آزاد رکھا ہوا ہے۔ آج کل ترقی یافتہ ممالک اس دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں اور ان کی یہ حالت ہے کہ اس بات سے سوائے بربادی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اور انہوں نے یہ ذخیرے اس قدر جمع کر رکھے ہیں اور وہ اس پر مکمل بھروسہ کئے ہوئے ہیں کہ ذرا سا تنازعہ بھی اس کو جو کچھ آج تک حاصل کیا جاچکا ہے، تباہ وبرباد کر دے گا۔ اُس کے برعکس آپ اُن تمام ہتھیاروں سے آزاد ہیں اور جبکہ دوسرے تمام ممالک خاک ہو رہے ہوں گے۔ آپ فتح یاب نکلیں گے۔ اس لئے اپنے ملک کی تعمیر کریں اور اس کو شمع نظر بنائیں اور ہر ممکن طریق سے محنت سے اپنے مقصود کو پیش نظر رکھیں۔ حقیقت یہ ہے اور آپ سب جانتے ہیں کہ غانا وہ پہلا افریقن ملک تھا جس نے آزادی کا علم لہرایا۔ ابھی تو آزادی کی مزید منزلیں طے کرنا باقی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ مَیں آپ کی توجہ ملکی معاشی، سیاسی اور مذہبی ترقی کی طرف دلاتا ہوں۔ آپ اس کا انتظار نہ کریں کہ کوئی آپ کو اپنے سرمایہ کے صحیح استعمال کی یاددہانی کرائے۔ آپ لوگ کارخانے بنائیں اور اپنے لوگوں کو ملازمت مہیا کریں اور خام پیداوار کو دوسروں کے مفاد کے لئے بیرونِ ملک نہ بھیجیں بلکہ اس کو خود اپنے استعمال میں لائیں۔ اپنی تجارت کو بڑھائیں۔ حکومت کے علاوہ پرائیویٹ حلقہ کو بھی اس میں شامل کریں۔ اپنے علمی ماحول کو ترقی دیں۔ اپنی ملازمتوں کو ترجیح دیں تو دیکھیں کہ آپکی ملکی ترقی کیسے ہوتی ہے۔ یہ تمام کام محنت پر مبنی ہے ہر مرحلے پر غیر قانونی کام کو رد کریں۔

حضور نے فرمایا کہ یہاں مَیں پھر افسوس کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ بعض افریقی ممالک اپنے ہی شہریوں کے ساتھ لڑائی جھگڑوں میں شرم محسوس نہیں کرتے۔ یہی وجوہات قومی ترقی کو بہت پیچھے لے جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ہے کہ آپ لوگوں نے اس سبق کو سیکھ لیا ہے۔ میں بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکو عقل اور سمجھ دے اور صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ میں آپ کی فراخدلی کی داد دیتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ افریقہ نے اسلام اور احمدیت کو خوش آمدید کہا ہے۔ اس وقت جب امت مسلمہ حضرت رسول کریم کے زمانے میں مکہ میں زیرعتاب تھی ایتھوپیا کے بادشاہ نے مسلمانوں کو اپنے ملک میں خوش آمدید کہا۔ میرے خیال میں آپ کی معصومیت اور سچائی دنیا کے ترقی یافتہ ممالک سے بھی زیادہ ہے۔ میں آپکی خوبیوں کے اجاگر ہونے کے لئے دعا کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے وہاں سکول تعمیر کئے، ہسپتال بنائے، آپ کی ضروریات کی تمام اشیاء مہیا کیں تاکہ وہاں غربت اور مشکلات سے نجات دلائی جاسکے۔ تاکہ آپ دیکھیں کہ افریقہ دنیا کا بہترین ملک شمار ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے غانا کی آزادی سے پہلے فرمایا تھا کہ مَیں افریقہ کا روشن مستقبل دیوار پر لکھا ہوا دیکھتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ آج میری تمام دعائیں اور میرے جذبات جو غانا کے لئے ہیں وہی سارے براعظم افریقہ کے لئے ہیں۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ کاش دنیا آج اپنی تخلیق کی حقیقت پہچانے اور تمام مخلوق کی بہبودی اور بھلائی کے لئے قدم بڑھائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ اپنی قوم کی ہر لحاظ سے ایسی خدمت کریں۔ کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا کے لئے مشعل راہ بنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کے بعد افریقی لجنات نے اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت اپنے مخصوص ترنم انداز میں گائے جو پردہ کی رعایت سے اس تقریب میں شامل تھیں۔ اسی طرح مردانہ حصہ میں بھی لَااِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اور دیگر نظمیں افریقن دوستوں نے پڑھیں۔ بعد ازاں افریقی طرز پر تیار کردہ کھانا تمام حاضرین کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب بہت ہی پرلطف اور بارونق رہی۔

❁❁❁❁❁❁❁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''عقل مند وہ ہے جو نبی کی شناخت کرتا ہے کیونکہ وہ خدا کی شناخت کرتا ہے اور بیوقوف وہ ہے جو نبی کا انکار کرتا ہے کیونکہ نبوت کا انکار الوہیت کے انکار کو مستلزم کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 59)